قیمتی یادیں
(جلد:۲)
مرتبہ
محمد یونس قادری
جامع مسجد بابا حیدر شاہ ۔ محلہ الہیار ۔ ٹنڈو آدم ۔ ضلع سانگھڑ ۔ سندھ ۔ پاکستان ۔ 0302-3359863

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم○

حرف اول

الحمد للہ رب العالمین، الصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد:

زیر نظر کتابچہ "**قیمتی یادیں جلد: ۲**" مطالعہ کے دوران آنے والی اہم باتوں پر مشتمل ہے جن سے مخلوق خدا فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ فائدہ اٹھانے والوں سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ میری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

احقر

محمد یونس قادری عفا اللہ عنہ

ٹنڈو آدم

۲ شوال المکرم ۱۴۴۶ھ

یکم اپریل ۲۰۲۵ء منگل

۱۔فرشتوں کا جھگڑنا

معارج النبوت جلد ۳ ص:۷ ۱۳ پر لکھا ہے فِيمَا يَخْتَصِمُ مَلَاءُ الْاَعْلٰى ۔اللہ کریم نے فرمایا اے محبوب پاک ﷺ کیا آپ جانتے ہیں کہ فرشتے آپس میں کیوں جھگڑتے ہیں؟

آپ ﷺ نے عرض کی جی ہاں جانتا ہوں

فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْمُنَجِيَاتِ وَالدَّرَاجَاتِ وَالْمُهْلِكَاتِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے سچ کہا۔

چار ہزار سال تک بڑے فرشتوں میں چار مسائل پر بحث ہوتی رہی لیکن ان کی مشکل حل نہ ہوئی۔

اللہ کریم نے فرمایا فرشتو! میرا محبوب آیا ہے اس سے اپنی اپنی مشکل حل کرالو۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام نے عرض کی یا محمد ﷺ مَا الْكُفَّارَاتُ ؟ ۔اے اللہ کے رسول ﷺ وہ کون سے کام ہیں یا وہ کون سے اعمال ہیں جن کے سبب اللہ کریم بندوں کو بخش دیتا ہے؟

آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا وہ تین ہیں:

۱۔سردیوں میں وضو کا پورا کرنا۔

۲۔نماز کے وقت جماعت کے لیے پیدل چل کر جانا۔

۳۔ایک نماز پڑھ کر دوسری کا انتظار کرنا۔

حضرت میکائیل علیہ السلام نے عرض کیا مَا الدَّرَجَاتُ ؟ یعنی وہ کون سے کام یا اعمال ہیں جن سے آدمی کے درجات بلند ہوتے ہیں؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا

۱۔بھوکوں کو کھانا کھلانا۔

۲۔لوگوں میں سلام کو عام کرنا۔

۳۔جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نوافل پڑھنا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا مَا الْمُنْجِيَاتُ ؟ یعنی وہ کون سے اعمال ہیں جن سے آدمی کو نجات حاصل ہوگی؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا

۱۔ظاہر و باطن میں اللہ سے ڈرنا۔

۲۔فقر و غنا میں میانہ روی اختیار کرنا۔

۳۔غصہ و نرمی میں عدل و انصاف کرنا۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام نے پوچھا مَا الْمُهْلِكَاتُ ؟ یعنی وہ کون سے اعمال ہیں جن سے آدمی ہلاک ہو جاتا ہے؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا
۱۔بخیل کی اطاعت ۔ ۲۔خواہش نفسانی کی اتباع ۔
۳۔اپنے آپ کو دوسروں سے اچھا سمجھنا۔(المعراج ۔مؤلف: سید افتخار الحسن رحمۃ اللہ علیہ ۔ناشر: مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

۲۔کثرت حیض

۱۔سمندر سوکھ کا سفوف بنالیں ۔ایک ماشہ صبح کے وقت پانی کے ساتھ دیں ۔تین چار خوراکوں میں حد سے زیادہ جاری شدہ خون بند ہوجائے گا۔بڑا ہی مجرب اور حیرت انگیز مفید اور آسان ٹوٹکہ ہے۔(ارزاں چٹکلے ۔ص:۱۸۷)

۲۔گندم کو توے پر ڈال کر کوئلہ بنالیں اور برابر وزن مصری ملالیں ۔ 6ماشہ کی خوراک پانی سے دیں ۔بحکم خدا دو خوراکوں میں شفا ہوگی ۔مجرب المجرب دوا ہے ۔(ارزاں چٹکلے ۔ص:۱۸۸)

۳۔قلت شیر

زیرہ سفید حسب ضرورت سفوف بنالیں اور ہموزن مصری ملالیں ۔ایک تولہ پانی سے دیا کریں ۔بفضلہ تعالیٰ دودھ بکثرت پیدا ہوگا۔بہت مرتبہ کا مجرب ہے ۔(ارزاں چٹکلے ۔ص:۱۹۳)

۴۔خون بند کرنے کے لیے

سفید سرمہ دوتولہ ۔دہی ترش 30 تولہ ۔سرمہ کھرل میں ڈال کر باریک پیسیں اور تھوڑا تھوڑا دہی ملا کر کھرل کرتے جائیں ۔کم از کم سات آٹھ گھنٹے کھرل کریں اور پھر چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنا کر خشک کرلیں ۔گل حکمت کرکے سات سیر اوپلوں کی آگ دیں ۔یہ کشتہ ہر قسم کے سیلان خون کو بند کرتا ہے خواہ بواسیر کا خون ہو خواہ حیض کا خواہ منہ کے راستے آتا ہو یا پیشاب کے راستے ۔دورتی سے چار رتی تک دہی سے کھلائیں ۔(کشتہ جات کی پہلی کتاب ۔ص:۳۲)

۵۔رحم کی رسولیاں

بچہ دانی میں رسولی ہو یا حمل نہ ٹھہرتا ہو یا حیض ہمیشہ شدید تکلیف سے آتا ہو تو مجھے یہ نسخہ ایک بوڑھی عورت نے بتایا جو کہ افغانستان سے آئی تھی ۔نسخہ یہ ہے:
ھوالشافی: کسی بھی پنساری کی دکان سے رتن جوت لے کر باریک پیس لیں ۔دو ماشہ صبح اور دو ماشہ سفوف شام کو سادہ پانی کے ساتھ پھانک لیں ۔صرف پندرہ دن بعد چیک اپ کروائیں ۔بہت ہی کمال کا نسخہ ہے ۔میں نے اب تک پانچ مریضوں کو بتایا الحمدللہ تمام سے رزلٹ سو فیصد ملا ہے ۔

۶۔رحم باہر نکلنا

بکائن کے پھل جو خشک ہوں ان کو سفوف بنالیں ایک ایک چھٹانک مکھن سے دیں ۔ چند دن دوباری کبھی جانور کا رحم باہر

نہیں آئے گا۔اسی طرح آدمی کا کانچ کا نکلنااورعورت کے رحم پربھی کام کرتا ہے۔(جناب حکیم حاجی ظفرمدنی صاحب)

۷۔احیائے علوم فی الدین

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شارح مسلم شریف لکھتے ہیں کہ احیائے علوم قرآن مجید کے لگ بھگ ہے۔

شیخ محمد کازرونی رحمۃ اللہ علیہ کا دعویٰ تھا کہ اگر دنیا کے تمام علوم مٹا دیئے جائیں تو احیائے علوم سے میں سب کو دوبارہ زندہ کردوں گا۔

شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ نے پچیس (۲۵) مرتبہ اول سے آخر تک احیائے علوم کو پڑھا اور ہر مرتبہ ختم کرنے کے بعد فقراء اور طلباء کی عام دعوت کرتے تھے۔

قطب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ مشہور بزرگ گزرے ہیں ایک دن وہ احیائے علوم کو ہاتھ میں لیے ہوئے نکلے اور لوگوں سے کہا جانتے ہو یہ کیا کتاب ہے؟ یہ کہہ کر اپنے اعضاء پر کوڑوں کے نشان دکھائے اور کہا کہ پہلے میں اس کتاب کا منکر تھا۔آج شب کو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ کو خواب میں آنحضرت ﷺ کے دربار میں پیش کیا اور اس جرم کی سزا میں مجھ کو کوڑے لگائے گئے۔

شیخ محی الدین اکبر رحمۃ اللہ علیہ کو زمانہ جانتا ہے وہ احیائے علوم کو کعبہ کے سامنے بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔

(الغزالی۔مرتبہ:علامہ شبلی نعمانی۔ناشر:معارف اعظم گڑھ انڈیا)

۸۔کشتہ نیلاتھوتھا

کشتہ نیلاتھوتھا بیس گرام کی عمدہ ڈلی لیں اور اس کا باریک سفوف بنا کر دولٹر آراو واٹر میں حل کر کے سٹیل کے برتن میں چولہے پر چڑھا دیں۔جب پانی خشک ہو جائے برتن کے پیندے میں جمے ہوئے کشتہ نیلاتھوتھا جو کہ سفید سلیٹی رنگ میں ہوگا کھرچ کر نکالیں اور کھرل کرلیں۔بیس گرام کے قریب حاصل ہوگا۔مقدار خوراک اس کشتہ کی تین سے چار چاول مکھن میں روزانہ وقت عصر۔خشکی کا احساس ہو تو دودھ۔گھی۔مکھن کا استعمال کریں۔(جناب حکیم سید مبشر علی مدنی صاحب)

۹۔لوشن زخم دھونے والا

دولیٹر پانی میں دوماشہ نیلاتھوتھا باریک پیس کر چار۔پانچ بار جوش دیں اور چھان کر بوتل میں محفوظ رکھیں۔پھوڑے۔پھنسی اور کیسا ہی گلاسڑا زخم ہو جو ہر وقت رستا رہتا ہو۔آتشک کے زخم۔بہنے والے زخموں کے لاجواب ہے۔(جناب حکیم محمد سلیم شہزاد سمرا صاحب۔دنیاپور)

۱۰۔سرعت انزال

کچلہ کو بغیر کسی چیز میں بریاں کے کوٹ لیں اور اس کے ہموزن مویز منقیٰ اور کھوپرا ڈالیں اور اچھی طرح کوٹ کر کالی مرچ کے برابر گولی بنالیں۔خوراک ایک گولی دودھ سے دیں۔کمر درد اور سرعت انزال کے لیے اکسیر ہے۔(جناب حکیم ہدایت اللہ صاحب)

۱۱۔وزن کم کرنے کے لیے

لہسن اور ادرک ہم وزن لے کر پانی نکال کر چھان لیں۔کسی شیشے کی بوتل میں محفوظ کرلیں۔دو چمچ یہ پانی ایک کپ میں ڈالیں اور

دو چمچ کسی بھی شربت جیسے روح افزا وغیرہ کے ڈال کر نہار منہ پی لیں ۔ پندرہ منٹ بعد ناشتہ کر لیں ۔کبھی نہار منہ نہ پی سکیں تو ناشتہ کے بعد پی لیں ۔ پہلے اپنا وزن کر لیں پھر استعمال کریں تا کہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ آپ کا وزن کتنا کم ہوا ہے ۔ ہر ماہ وزن کر لیا کریں ۔ یہ ایسے کمال کا نسخہ ہے کہ وزن بھی کم کرتا ہے ۔رنگ کو سرخ بھی کرتا ہے ۔ چہرے کے داغ دھبے ختم کرتا ہے ۔موٹاپے کو نیست و نابود کرتا ہے ۔کمزوی بھی نہیں ہونے دیتا ۔معدے کو درست کرتا ہے ۔فالتو چربی ختم کر کے جسم کو سڈول بناتا ہے ۔جن دوستوں نے استعمال کیا ہے ان کا وزن دس سے پندرہ کلو تک کم ہوا ہے ۔(قادری)

۱۲۔غریب کی دلجوئی

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے لیے گاؤں کے ایک چوہدر حاضر ہوئے ۔ان کے ساتھ ان کا ایک ''کمی'' خادم بھی تھا ۔میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے وقت چوہدری صاحب نے اپنے کمی کو باہر ہی گھوڑے کے پاس چھوڑ دیا۔جب میاں صاحب کی طرف سے چوہدری صاحب کو کھانا پیش کیا گیا تو چوہدری صاحب کہنے لگے میرے کمی کے لیے باہر ہی کھانا بھجوا دو ۔حضرت میاں صاحب نے فرمایا اسے بھی یہاں بلا لو اور اکھٹے کھا لو ۔لیکن چوہدری نے کہا وہ کمی ہے اس کھانا وہیں بھجوا دو ۔حضرت میاں صاحب نے کمی کو بلایا اور اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے ہوئے چوہدری صاحب سے کہا میں بھی کمی ہوں اپنے نبی کا اس لیے دو کمی اکھٹے کھانا کھاتے ہیں ۔آپ چوہدری ہیں آپ الگ کھائیں ۔حضرت میاں صاحب کے اس عمل سے چوہدری بہت شرمندہ ہوا اور اپنے اس متکبرانہ رویے کی معافی مانگی ۔ (غریب پرور رسول ﷺ ۔ص: ۷۷ ۔از: نور زماں نوری ۔ناشر: منہاج القرآن پبلیکیشنز لاہور)

۱۳۔مزدور کی عظمت

حضرت سعد الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، محنت مزدور کر کے اپنے اہل عیال کا پیٹ پالتے تھے ۔ایک مرتبہ آپ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے مصافحہ فرمایا تو ان کے ہاتھ کھردرے اور پھٹے ہوئے محسوس کیے تو آپ ﷺ نے وجہ دریافت کی ۔تو انھوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں مزدور آدمی ہوں سارا دن پھاوڑے (کدال) سے محنت مزدوری کر کے اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتا ہوں جس سے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے ہیں ۔نبی کریم ﷺ نے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیتے ہوئے فرمایا یہ وہ ہتھیلیاں ہیں جنہیں آگ نہیں چھوئے گی ۔ (غریب پرور رسول ﷺ ۔ص: ۱۵۳ ۔از: نور زماں نوری ۔ناشر: منہاج القرآن پبلیکیشنز لاہور)

۱۴۔ظہار

ظہور اسلام سے قبل عربوں میں یہ رواج تھا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے یوں کہتا کہ'' تو مجھ پر اس طرح ہے جس طرح میری ماں کی پشت''، تو اس قول سے نکاح ٹوٹ جاتا ۔اسے وہ اپنی اصطلاح میں'' ظہار'' کہتے تھے ۔

اسلام میں سب سے پہلے ظہار کا جو واقعہ پیش آیا وہ حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے بھائی ،حضرت اوس ابن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بڑھاپے کی عمر میں اپنی بیوی حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی بات پر ناراض ہو گئے ۔غصہ کے عالم میں اپنی بیوی سے کہہ

دیا کہ ”انت علی کظھر امی“ (تو میرے لیے میری ماں کی پشت کی طرح ہے) یہ کہنے کے بعد پچھتانے لگے۔خولہ اپنے پاس بلانے کی کوشش کی،اس نے انکار کرتے ہوئے جواب دیا ”اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں خولہ کی جان ہے جب تک اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہمارے بارے میں فیصلہ نہ فرمالیں تم میرے قریب نہیں آسکتے“۔

خولہ بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا ”اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ اوس نے جب میرے ساتھ شادی کی میں جوان تھی،میرے گھر والے بھی موجود تھے،میں صاحب مال بھی تھی،اب شباب رخصت ہوگیا،بوڑھی ہوگئی،گھر والے بھی نہ رہے،مال بھی نہ رہا،اب اوس نے مجھے یہ الفاظ کہہ دیئے ہیں،کیا یارسول اللہ ﷺ ہمارے لیے کوئی گنجائش ہے کہ ہم اکھٹے رہ سکیں“۔

نبی کریم ﷺ نے جواب دیا تیرے بارے میں مجھے ابھی کوئی حکم نہیں ملا۔

اس نے پھر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس نے طلاق کا لفظ تو نہیں کہا۔وہ بار بار یہ کہتی رہی۔حضور اکرم ﷺ وہی جواب دیتے رہے۔ادھر خولہ نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں فریاد کرنا شروع کردی کہ باری تعالیٰ میں اپنی تنہائی اور خاوند سے جدائی کا شکوہ تجھ ہی کرتی ہوں۔ایک روایت میں ان کے یہ الفاظ درج ہیں:

”اے باری تعالیٰ!میں اپنے فقروفاقہ اور خستہ حالی کا شکوہ تجھ سے کرتی ہوں،میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں،اگر انہیں ان کے باپ کے سپرد کرتی ہوں تو وہ ضائع ہو جائیں گے،اگر اپنے پاس رکھتی ہوں تو وہ بھوکے مریں گے“۔

حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بار بار آسمان کی طرف منہ کر کے فریاد کرتی رہیں کہ الٰہی!اپنے نبی پر ایسا حکم نازل فرما جس سے میر مصیبت رفع ہو جائے۔رب کریم اپنی پریشان حال بندی کی التجا سنتے ہوئے جبریئل امین کو سورہ مجادلہ کا ابتدائی حصہ دے کر بھیجا۔

”بے شک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی ہے جو آپ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑتی تھی اور اللہ کی جناب میں شکایت کرتی تھی،اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا،بے شک اللہ سب کچھ سننے والا دیکھنے والا ہے۔جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں سے ظہار کرتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ہو جاتیں،ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنا ہے،اور بے شک انہوں نے ایک بیہودہ اور جھوٹی بات منہ سے نکالی ہے اور بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں پھر اس کہی ہوئی بات سے پھرنا چاہیں تو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کردیں،یہ اس لیے کہ اس سے تمہیں نصیحت ہو،اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس کی خبر رکھتا ہے۔پس جو شخص نہ پائے تو دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو چھوئیں،پس جو کوئی ایسا نہ کر سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے،یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور منکروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔“

ان آیات کے نزول پر کریم آقا ﷺ نے حضرت خولہ کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا اے خولہ تجھے مبارک ہو،اللہ تعالیٰ نے تیرے بارے میں حکم نازل فرمادیا ہے،جاؤ اپنے خاوند کو بلاؤ۔حضرت اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ حاضر خدمت ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا غلام آزاد کرو۔

انھوں نے عرض کیا میرے پاس تو کوئی غلام نہیں ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا پھر دو ماہ کے متواتر روزے رکھو۔

انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں دن میں تین مرتبہ نہ کھاؤں تو میری بینائی جواب دینے لگ جاتی ہے، اتنی مدت کیسے روزے رکھ سکتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔

انھوں نے عرض کیا آقا، میں بہت غریب و نادار ہوں، آپ ﷺ میری مدد فرمائیں تو میں کھانا کھلا سکتا ہوں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے اپنے پاس سے پندرہ صاع اس غریب صحابی کو عطا فرمائے۔ جس سے انھوں نے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیا۔ اس طرح کفارہ ظہار کے احکام بھی آگئے اور حضور اکرم ﷺ کی کرم نوازی سے حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنا گھر پھر سے آباد کرنے کے قابل ہو گئیں۔

(غریب پرور رسول ﷺ۔ ص:۱۳۵۔ از: نور زماں نوری۔ ناشر: منہاج القرآن پبلیکیشنز لاہور)

۱۵۔ چند مجربات زندگی

☆......لکڑی کی کسی چیز کو گھن لگ جائے اور اس گھن کی وجہ سے لکڑی میں سے پوڈر گرنے لگے تو مٹی کا تیل لکڑی میں اچھی طرح ڈال دیں کہ تر ہو جائے۔ گھن کے تمام کیڑے مر جائیں گے اور لکڑی محفوظ ہو جائے گی۔

☆......لوہے کی کسی بھی چیز سے زنگ اتارنے کے لیے نمک کا تیزاب لگائیں اور کسی کپڑے سے صاف کریں۔

☆......لوہے کی چیز کو زنگ سے محفوظ کرنے کے لئے اس کو اچھی طرح پانی سے دھو کر زنگ اتار لیں اور کپڑے سے خشک کر کے سرسوں کا تیل لگا دیں اور ہر دو تین ماہ بعد تیل لگا دیا کریں یا جب بھی استعمال کریں تو دھو کر خشک کر کے تیل لگا دیا کریں زنگ نہیں لگے گا۔

☆......شیشے یا چینی کے برتنوں کے داغ دھبے جو کسی چیز سے نہ مٹیں ان کو تیزاب لگا کر رگڑ دیں صاف ہو جائیں گے۔

☆......کیلے کھانے سے اگر بدہضمی ہو جائے تو ایک دو چھوٹی الائچی چبالیں فوراً ہی بدہضمی ختم ہو جائے گی۔

☆......الٹی کیسی ہی کیوں نہ لگ رہی ہو لیموں کا ایک قطرہ زبان پر نچوڑ دیں اور وقفے وقفے سے زبان پر نچوڑتے رہیں بند ہو جائے گی۔ اور اگر الٹی والا دل ہو رہا ہو تو وہ بھی بند ہو جائے گا۔

☆......پانی کی طرح بہتے ہوئے دست بند کرنے کے لئے انار کے چھلکے کا سفوف نصف چمچ تین وقت پانی سے دیں بند ہو جائیں گے۔

☆......بجلی کی استری گرم ہونے کی وجہ سے اس کی تار کو لگ جاتی ہے اور تار جگہ جگہ سے شارٹ ہو جاتی ہے۔ تار کو محفوظ کرنے کے لئے دھاگے کی خالی گٹیاں ساری تار پر چڑھا دیں تو یہ محفوظ ہو جائے گی۔

☆......نزلہ، زکام، گلے کا درد، کھانسی کے لئے آٹے میں سے نکلا ہوا چوکر ایک چمچ دو کپ پانی میں ڈال کر خوب گرم کریں کہ ایک کپ بچ جائے۔ تب اس کو چھان کر چینی ملا کر رات کو سوتے وقت پی لیں، اکسیر ہے۔

☆......ناریل زیادہ کھانے سے اگر معدہ میں جلن یا بھاری پن ہو جائے تو مصری کھائیں ٹھیک ہو جائیں گے۔

☆......مولی کھانے سے اگر جگر پر جلن ہو تو گڑ کھائیں، ٹھیک ہو جائے گی۔

☆......ساگ کھانے سے بدہضمی ہوتو موسمی کھائیں،ٹھیک ہو جائے گی۔

☆......سیب بغیر چھیلے ہوئے کھانے سے معدہ میں بھاری پن پیدا ہوتا ہے اور چھیل کر کھانے سے نہیں۔ اگر سیب معدہ میں بھاری پن پیدا کرے تو دارچینی چبائیں ٹھیک ہو جائے گا۔

☆......آم کی بدہضمی دور کرنے کے لئے دودھ یا لسی پی جائے۔ اور انگور کی بدہضمی دور کرنے کے لئے سونف چبائی جائے۔

☆......بعض لوگوں کے پاؤں میں سے پسینے کی بو آتی ہے ایسے لوگ گول بیگن کو کاٹ کر چار ٹکڑے کریں اور ایک کلو پانی میں ابالیں اس پانی سے پاؤں دھوئیں بدبو ختم ہو جائے گی اور اگر ایک ہفتہ روزانہ یہ عمل کرلیا جائے تو بدبو مکمل طور پر ختم ہو جائے گی۔

☆...... پیشاب کی جلن کو دور کرنے کے لئے مغز خربوزہ ایک تولہ کو رات کو پانی میں بھگو دیں صبح گھوٹ کر چھان لیں اور مصری ملا کر پی لیں، ایک ہفتہ کافی ہے۔

☆......بے خوابی کو دور کرنے کے لئے کدو شیریں کے بیج ایک تولہ کوٹ کر مصری ملا کر رات کو سوتے وقت روزانہ کھائیں۔

☆......موٹاپا دور کرنے کے لئے ایک چمچ شہد خالص نیم گرم پانی کے گلاس میں ملا کر استعمال کریں۔

☆......دبلا پن دور کرنے کے لئے دس عدد انجیر روزانہ کھائیں۔

☆......نظر کی کمزوری دور کرنے کے لئے سونف چھ ماشہ۔ مغز بادام سات عدد۔ مصری ایک تولہ ملا کر رات کو سوتے وقت دودھ سے کھائیں اس کے بعد پانی نہ پئیں۔ نظر تیز ہو جائے گی۔

☆......دمہ دور کرنے کے لئے برگ بانسہ جلا کر معروف طریقے سے نمک نکال لیں روزانہ ایک ماشہ پانی میں گھول کر پلاتے رہیں۔ عجیب دوا ہے۔

☆......مثانے کی کمزوری دور کرنے کے لئے (جس کی علامت یہ ہے کہ معمولی سی کھانسی سے بھی پیشاب کے قطرے نکل جاتے ہیں پچاس گرام سفید تل اور اس کے ہموزن مصری ملا لیں رات کو سوتے وقت ایک چمچ کھالیں اوپر سے کچھ نہ پئیں۔ پندرہ دن کافی ہے۔

☆...... پرانے سے پرانے یرقان کے لئے پھٹکڑی خام ڈیڑھ تولہ سفوف بنا کر اکیس پڑیہ بنالیں اور روزانہ ایک پڑیہ مکھن یا دہی میں رکھ کر کھلایا کریں۔ اکسیر ہے۔

☆......بواسیر کے لئے گھوکھرو یعنی خارخشک جس کو عام لوگ بھکڑا بھی کہتے ہیں سفوف بنالیں۔ چھ ماشہ خوراک تازہ پانی سے رات کو سوتے وقت لیں۔

۱۶۔ تشخیص امراض

☆......اگر مریض ٹانگوں کو سکیڑ کر پڑا رہتا ہے تو یہ معدہ اور امعاء میں تکلیف کی نشانی ہے۔

☆......اگر مریض جلد جلد پہلو بدلے اور کسی پہلو آرام نہ لے اور مقام گردہ کو دبائے تو یہ درد گردہ کی علامت ہے۔

☆......سانس کا مریض بستر پر لیٹ نہیں سکتا بلکہ سانس کی تکلیف سے بچنے کے لئے اٹھ کر بستر پر بیٹھا رہتا ہے کیونکہ اس طرح دباؤ کم

ہو جاتا ہے۔

☆......چہرے کا رنگ بہت پھیکا اور زرد ہو تو یہ کمی خون، ضعف جگر اور تلی کے بڑھ جانے کی علامت ہے۔

☆......قلب اور جگر کی بیماریوں میں چہرے سے وحشت اور مایوسی برستی ہے۔

☆......منہ سے زیادہ تھوک اور رطوبت کا بہنا مردوں میں خرابی معدہ، بدہضمی اور عورتوں میں حمل کی علامت ہے۔

☆......ذات الریہ (نمونیا) میں جس طرف کے پھیپھڑے کو ورم ہوتا ہے اس جانب کا رخسارہ سرخ ہوتا ہے۔

☆......بچوں میں رال بہنا دانت نکلنے کی علامت ہے۔

☆......منہ کی دونوں باچھوں میں سفیدی کا ظاہر ہونا مرض آتشک کی علامت ہے۔

☆......آنکھوں کے پپوٹوں کا متورم ہونا ورم گردہ کی علامت ہے۔

☆......شدت مرض میں انتہائی ضعف کی حالت میں ڈھیلے کے اوپر جانے کا ہونا حرارت عزیزی کے ختم ہونے اور قریب المرگ ہونے کی نشانی ہے۔

☆......اگر بچہ ناک کو زیادہ ملے یا نوچے تو اسے پیٹ کے کیڑوں کا مرض ہوتا ہے۔

☆......خرابی ہضم کی صورت میں ناک یا منہ سے بدبو آتی ہے۔

☆......قریب المرگ کی ناک ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔

☆......ڈبہ اطفال میں بچہ کھینچ کر سانس لیتا ہے اور نتھنے پھول جاتے ہیں۔

☆......زبان پر سفیدی کی تہ جمی ہوئی ہونا سخت قبض کی علامت ہے۔

☆......بچوں میں گردن کا سوکھ جانا دق الاطفال (سوکڑا) کی علامت ہے۔

☆......رعشہ۔فالج اور سکتہ کے مرض میں مریض کے ہاتھ کانپتے ہیں۔

☆......جریان۔احتلام۔جلق۔کثرت جماع کے مریضوں میں ناخنوں کے پچھلے سفید ہلالی نشان پڑ جاتے ہیں۔

☆......ہچکی جگر کی خرابی یا بدہضمی سے ہوتی ہے۔

☆......امراض قلب میں سوجن پاؤں اور پنڈلیوں پر ظاہر ہوتی ہے۔صبح کے وقت زیادہ اور شام کو کم۔

☆......بچہ کا متواتر کھانسی کے ساتھ گریہ وزاری کرنا پسلی کے درد کو ظاہر کرتا ہے۔

☆......بچہ کے سانس میں خرخراہٹ کی آواز اور کھانسی ہونا پسلیوں کے اندر سانس کے ساتھ گڑھا پایا جانا بچہ کے ذات الریہ (نمونیہ) میں مبتلا ہونے کی شہادت ہوتی ہے۔

☆......رونے کے ساتھ بچہ کا مٹھیوں کو بند کر کے آنکھوں پر رکھنا یا منہ میں لینا اور ٹانگوں کو پیٹ کی جانب سکیڑنا بچہ کے درد شکم میں مبتلا ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

☆......اگر قلب اور پھیپھڑے کے امراض کی وجہ ہے تو آماس پاؤں سے شروع ہوتا ہے اور بتدریج اوپر کو ترقی کرتا ہے اور جب

یہ مرض گردوں کی خرابی کے سبب ہوتو ورم پہلے پپوٹوں اور چہرہ پرظاہر ہوتا ہے۔

☆......کسی عورت کے ہاتھوں میں زیادہ پسینہ آنااوران کاٹھنڈا رہنااس کے سیلان الرحم میں مبتلا ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

☆......چھینکیں آنا۔آنکھوں سے پانی بہنا۔ان میں سرخی وتری پایا جانااور بخار کا تیز ہونا۔ناک اور گلے کا سرخ ہونااور کھانسی کا ہونا یہ سب علامات خسرہ کی ہیں اور تین چار روز بعد ابتداً چہرے اور گردن و بازوں پر چھوٹے چھوٹے سرخ دانوں کا نمودار ہونااور بعد میں تمام جسم پر پھیل جانامذکورہ مرض کا ثبوت ہوتا ہے۔(کنزالتشخیص۔ص:۱تا۵۰)

۱۷۔سوزاک

سنگ جراحت 5 تولہ۔کباب چینی 5 تولہ،دونوں کوسفوف بنالیں ۔ 6 ماشہ صبح وشام پانی سے دیں۔سوزاک کے زخموں کو صاف کرتاہےاوران سے پیپ آنےکوروکتا ہے۔بےمثال ہے۔(حکیم سیداعجازحسین شاہ گیلانی لاہور)

۱۸۔روغن احمر

روغن سرسوں خالص ½ کلو۔ہڑتال ورقیہ عمدہ 1 تولہ۔گندھک آملہ سار 5 تولہ۔دونوں ادویہ مثل غبار کرلیں اور سرسوں کے تیل میں ڈالکر بالکل ہلکی آنچ پر پکائیں جب گندھک اور ہڑتال تیل میں حل ہوجائیں تو تیل بالکل گاڑھااور سرخی مائل رنگ میں تیار ہوگا۔ڈراپر بھرلیں۔خارش ہرقسم،سورائسس،فنگس،چنبل،دھدر،،ایسے زخم جن میں پیپ پڑ چکی ہواور خشک ہونے کا نام نہ لیتے ہوں اور شوگر کے ایسے چندمریض جن کے زخم ٹھیک نہ ہورہے ہوں۔اس تیل کے چندقطرے میں خوردنی طور پربھی استعمال کرواتا ہوں کیپسول میں ڈال کر۔

۱۹۔گفتگو کے تین دروازے

مولاناروم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ آپ کا کلام جب تک ان تین دروازوں سے گزر نہ جائے آپ اس وقت تک اپنا منہ نہ کھولیں! آپ اپنی گفتگو کو سب سے پہلے سچ کے دروازے سے گزاریں اپنے آپ سے پوچھیں آپ جو بولنے لگے ہیں کیا وہ سچ ہے؟

اگر اس کا جواب ہاں آئے تو پھر آپ اس کے بعد اپنے کلام کو اہمیت کے دروازے سے گزاریں۔آپ اپنے آپ سے پوچھیں! آپ جو کہنے جارہے ہیں کیا وہ ضروری ہے؟ اگر جواب ہاں آئے تو آپ اس کے بعد اپنے کلام کو مہربانی کے دروازے سے گزاریں آپ اپنے آپ سے پوچھیں! کیا آپ کے الفاظ نرم اور لہجہ مہربان ہے؟

اگر لفظ نرم اور لہجہ مہربان نہ ہو تو آپ خاموشی اختیار کریں خواہ آپ کے سینے میں کتنا ہی بڑا سچ کیوں نہ ہو اور آپ کا کلام خواہ کتنا ہی ضروری کیوں نہ ہو۔مولانا کی ذات میں یہ تینوں دروازے حضرت شمس تبریز نے کھولے تھے۔شاید یہی وجہ ہے مولانا نے حضرت شمس تبریز سے ملاقات کے بعد کبھی کوئی ایسا لفظ منہ سے نہیں نکالا تھا جو نرم نہ ہو جو ضروری نہ ہو اور جو سچ نہ ہو۔

۲۰۔رحمۃ للعالمین ﷺ کی جانوروں سے ہمدردی وخیرخواہی

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا

حضور رحمت دو عالم ﷺ نے جانوروں سے ہمدردی کرنے، ان کی خوراک وضروریات کا خیال رکھنے، ان پر ظلم وزیادتی سے باز رہنے اور ان کے ہر طرح کے حقوق کی رعایت کرنے میں جو تعلیمات اور نمونۂ عمل عطا فرمایا ہے۔اس کی چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں۔

۱۔۔ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی پیٹھ، بھوک اور پیاس کے سبب، پیٹ سے لگی ہوئی تھی (اس کمزوری کی حالت میں دیکھ کر) نبی رحمت ﷺ نے فرمایا ''ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ پس تم ان پر سواری کرو اس حال میں کہ وہ سواری کے قابل ہوں اور انہیں کھاؤ اس حال میں کہ وہ کھانے کے قابل ہوں۔'' (ابو داؤد، السنن، ۳: ۲۳ رقم: ۲۵۴۸)

۲۔۔اسی طرح ساری کائنات کے ہمدرد وخیر خواہ رسول ﷺ ایک دفعہ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں پر موجود ایک اونٹ نبی رحمت ﷺ کو دیکھ کر بلبلایا اور پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے (کیونکہ وہ جانتا تھا کہ محمد ﷺ ہم سب کے نبی ہیں۔ ہم سب کے فریاد رس اور خیر خواہ ہیں اسی لیے اس نے فریاد کی۔ رحمۃ للعلمین ﷺ چرند پرند حیوانات و بہائم سب کی بولیاں جانتے تھے اس لیے ان کی داد رسی کرتے۔) حضور نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹ کی کنپٹی پر دست شفقت پھیرا تو وہ چپ ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس اونٹ کے مالک انصاری نوجوان کو بلایا اور اسے فرمایا کیا تو اس جانور کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتا جس کا رب کریم نے تجھے مالک بنایا ہے۔ اس اونٹ نے مجھ سے یہ شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس کو مشقت وتکلیف میں ڈالتے ہو۔
(ابو داؤد، السنن، ۳: ۲۳، رقم: ۲۵۴۹)

۳۔۔ایک دفعہ آپ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو بکری کا دودھ دوہ رہا تھا۔ سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا اے فلاں جب تو بکری کا دودھ دوہے تو اس کے بچے کے لیے بھی کچھ دودھ چھوڑ دے کیونکہ یہ عمل ان جانوروں کے ساتھ نیکی میں سے ہے۔

۴۔۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ایک عورت کو ایک بلی کے باندھنے کی وجہ سے عذاب ہوا۔ اس عورت نے بلی کو قید کر رکھا تھا کہ وہ اسی حالت میں (بھوکی پیاسی) مر گئی بس اس عورت کو دوزخ میں داخل کر دیا گیا۔ اس نے بلی کو نہ کھانا پانی دیا اور اسے نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔ اس حدیث پاک کی روشنی میں ائمہ وفقہاء نے بلی کو کھانا پانی دیئے بغیر قید کرنا اور اسے قتل کرنا حرام قرار دیا ہے۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے مختلف جانور اپنے قبضہ میں رکھے ہوئے ہوں، انہیں چاہیے کہ وہ ان جانوروں کی خوراک اور دیگر ضروریات کا پورا پورا خیال رکھیں کیونکہ محبوس جانور کا نفقہ وحفاظت اس کے مالک کے ذمہ لازم ہے۔ (بخاری الصحیح، ۲: ۸۸۳، رقم: ۲۳۴۲)

۵۔۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ ایک شخص کسی راستے میں جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس محسوس ہوئی اور اس نے ایک کنویں میں اتر کر پانی پیا وہ جانے لگا تو اس نے ایک پیاسے کتے کو دیکھا جو اپنی زبان باہر نکالے ہانپ رہا تھا اور شدت پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے اپنی پیاس کی شدت محسوس کر کے اس پر رحم کھایا اور وہ دوبارہ کنویں میں اترا۔ اس نے اپنے موزوں میں پانی بھرا اور منہ میں پکڑ کر اوپر چڑھا اور کتے کے سامنے جا کر رکھ دیا اسے پانی پلایا۔ اللہ کریم کو اس بندے کی نیکی اتنی پسند آئی کہ اسی بنا پر

اس کی بخشش فرمادی۔

صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا جانوروں کے ساتھ احسان کرنے میں بھی اجر ملتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا ہر ذی روح جاندار کے ساتھ (احسان کرنے میں) اجر ہے۔(بخاری، الصحیح، ۲: ۸۳۳، رقم ۲۲۳۲)

اس حدیث پاک سے جہاں جانوروں کے ساتھ بھلائی کرنے کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے وہاں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ کریم اپنے کسی بندے کے چھوٹے سے چھوٹے نیک عمل کو بھی ضائع نہیں کرتا نیز اپنے بندے کی بخشش کے لیے اس کی رحمت بہانے تلاش کرتی ہے۔کسی نے سچ کہا ہے کہ

''رحمت حق بہانہ می جوید، بہا نمی جوید''

رحمت حق بخشش کے بہانے تلاش کرتی ہے، بخشش کی قیمت نہیں چاہتی۔

۶۔۔امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (فقہ و حدیث کے جلیل القدر امام) کو معلوم ہوا کہ وراء النہر کے علاقے میں ایک محدث کے پاس حضور ﷺ کی کچھ ثلاثی احادیث ہیں۔امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ دور دراز کا سفر کر کے اس محدث کے پاس پہنچے۔(قرون اولی میں ایک ایک حدیث پاک کی خاطر طویل مسافتیں طے کرنا ہمارے ائمہ حدیث کا معمول تھا اور ایسے کئی واقعات کتب میں ملتے ہیں کہ ایک حدیث پاک کے لیے سینکڑوں میل کے دشوار گزار اور پر خطر فاصلے طے کئے گئے) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ وہ شیخ ایک کتے کو کچھ کھلا رہے تھے۔امام احمد نے سلام کیا۔شیخ سلام کا جواب دے کر پھر کتے کو کھلانے میں مصروف ہو گئے۔شیخ نے جب امام احمد کی طرف توجہ نہ دی تو انہوں نے اس چیز کو برا محسوس کیا۔شیخ فارغ ہوئے تو امام احمد کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے جب میں آپ کی بجائے کتے کی طرف متوجہ ہوا تو شاید آپ نے اس چیز کو محسوس کیا ہو گا۔

امام احمد نے کہا ہاں۔

شیخ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت سنائی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس آدمی کے پاس کوئی کسی قسم کی امید لے کر آئے اور وہ آدمی اس امید کو توڑتے ہوئے اس پر پانی پھیر دے، تو قیامت کے دن اللہ تعالی اس کی امیدوں پر پانی پھیر دے گا اور وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔

پھر فرمایا کہ ہمارا یہ علاقہ کتوں کی سرزمین نہیں ہے۔یہ کتا یقیناً میرے پاس کھانے پینے کی امید لے کر آیا ہے میں اس بات سے ڈرا کہ میں نے اس کی امید توڑ دی تو کہیں بروز قیامت اللہ تعالی میری امید کو بھی نہ توڑ دے۔امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے لیے یہی حدیث پاک کافی ہے اور پھر وہ واپس آ گئے۔(الدمیری حیوۃ الحیوان ۱: ۲۸۴ بحوالہ غریبوں کے والی از حافظ محمد سعد اللہ، ۴۱۴)

۷۔۔حضور نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کو بلا ضرورت مارنے، انہیں باندھ کر نشانہ بازی کرنے اور پریشان کرنے سے منع فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ ایسے اعمال کی قیامت کے روز جوابدہی ہو گی اور یہ عذاب کا باعث ہوں گے۔زمانہ جاہلیت میں لوگ جانوروں کو طرح طرح کی اذیتیں دیتے انہیں ایک جگہ باندھ کر مشق ستم بناتے۔رحمن رب کے رحیم نبی ﷺ نے اس ظالمانہ فعل سے منع فرما دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ لڑکوں کو دیکھا وہ ایک مرغی کو باندھ کر اس پر تیروں سے نشانہ بازی کر رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضور نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

(بخاری، الصحیح، ۵:۲۱۰۰، رقم:۵۱۹۴)

۸۔۔۔سنن نسائی کی ایک حدیث پاک کے مطابق جس آدمی نے کسی چڑیا کو کھیل کود اور مذاق میں فضول مار دیا تو وہ قیامت کے روز اللہ کے حضور میں استغاثہ کرے گی اور عرض کرے گی کہ اے بارالہا! فلاں آدمی نے مجھے فضول مارا (نہ مجھے ذبح کیا نہ مجھے کھایا ایسے ہی مار کر پھینک دیا) میرے مارنے میں اس کا کوئی نفع نہ تھا۔

۹۔۔۔نبی رحمت ﷺ نے جانوروں کو گالی گلوچ دینے اور ان پر لعنت کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔آپ ﷺ نے ایسے شخص پر بھی لعنت فرمائی ہے جو جانوروں کو باندھ کر نشانہ بازی کرتے اور انہیں تکلیف پہنچاتے ہیں۔

۱۰۔۔۔سراپا رحم وکرم نبی ﷺ نے حیوانات کے چہروں کو بھی قابل احترام ٹھہرایا ہے۔آپ نے ان کے چہروں پر مارنے اور ان کے منہ پر داغنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

۱۱۔۔۔خالق کائنات کی تمام مخلوق اس کے لیے کنبہ کی حیثیت رکھتی ہے جس طرح کسی گھر کے سربراہ کو یہ بات ناگوار گزرتی ہے کہ اس کے اہل وعیال میں سے کوئی ان پر ظلم وستم کرے۔اسی طرح اللہ پاک بھی ایسے لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو اس کی مخلوق کو اذیت پہنچاتے ہیں بے زبان جانور بھی اس کی مخلوق ہے انہیں بلاوجہ ہلاک کرنا بہت سنگین جرم ہے یہاں تک اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک پیارے پیغمبر کو ایک دفعہ چیونٹیوں کو جلانے پر تنبیہ فرمائی۔صحیح بخاری کی حدیث پاک ملاحظہ ہو۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انبیاء کرام میں سے اللہ کے ایک نبی ایک درخت کے نیچے اترے تو ایک چیونٹی نے انہیں کاٹ لیا۔اس پر انہوں نے ساری چیونٹیوں کی رہائش کو آگ لگا دی۔ چنانچہ اللہ تعالی نے انہیں وحی کے ذریعے تنبیہ فرمائی۔اللہ تعالیٰ نے اس (پیغمبر) کی طرف وحی کی کہ تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا تھا تو تم نے پوری رہائش کو آگ لگا دی حالانکہ وہ اللہ کی تسبیح کرتی ہیں۔(بخاری، الصحیح، کتاب الجہاد والسیر، ۱۰۹۹:۳، رقم:۲۸۵۷)

۱۲۔۔۔سابقہ شرائع میں کسی جانور کو آگ کی سزا دینا جائز تو تھا لیکن حدیث پاک کا مفہوم یہ بتا رہا تھا کہ قصور ایک چیونٹی کا تھا باقی چیونٹیوں کو سزا کیوں دی۔یعنی کسی جانور کو بلاوجہ مارنا جائز نہیں۔شریعت محمدی میں آگ میں جلانے کی سزا ممنوع قرار پا گئی ہے۔اس لیے اب جانوروں کو جلانا جائز نہیں۔کیونکہ ایک سفر میں صحابہ کرام نے چیونٹیوں کے ایک بل میں آگ لگا دی تھی۔جس سے چیونٹیاں جل گئیں۔ رحمت دوعالم ﷺ نے فرمایا آگ کی سزا دینا صرف آگ کے پروردگار ہی کے لیے سزاوار ہے۔

۱۳۔۔۔جانور دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو انسانوں اور ان کی خوراک اور فصلوں وغیرہ کے لیے نقصان دہ ہوتے ہیں اور دوسری قسم ان جانوروں کی ہوتی ہے جو انسان کو نقصان نہیں پہنچاتے بلکہ وہ اپنے خالق ورازق کی عطا کردہ روزی پر گزارہ کرتے ہیں۔ پہلی قسم کے موذی جانوروں اور نقصان دہ کیڑوں مکوڑوں کو مار دینے کی اجازت ہے جبکہ دوسری قسم کے بے ضرر جانوروں کو مارنے کی

اجازت نہیں۔

سنن ابی داؤد کی ایک روایت کے مطابق حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے چار جانوروں کو مارنے سے منع فرمایا۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے چار جانوروں، چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور صرو (ایک پرندہ جو کیڑوں کو کھاتا اور چڑیا کا شکار کرتا ہے) کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابو داؤد، السنن، ۴: ۳۶۷-رقم ۵۲۶۷)

۱۴۔۔اسی طرح ایک روایت کے مطابق رحمت دو عالم ﷺ نے مینڈک کے مارنے سے منع فرمایا۔

۱۵۔۔ابو داؤد نے اپنی سنن میں ایک صحابیہ سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ میں نے رسول مقبول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں پریشان نہ کیا کرو۔ (ابو داؤد، السنن، ۲: ۳۹۲)

۱۶۔۔حضور نبی رحمت ﷺ کے دامن شفقت میں نہ صرف جن و انس بلکہ چرند و پرند بھی پناہ ڈھونڈتے تھے۔ اللہ رب العزت کی تمام مخلوقات، بارگاہ نبوی ﷺ میں اپنی حاجات پیش کرتیں اور من کی داد پاتیں۔ رحمتہ اللعالمین ﷺ سب سے ہمدردی کرتے اور انہیں مصائب و تکالیف سے نجات عطا فرماتے۔

ایک دفعہ ایک پرندے کے انڈے چرالے گئے۔ وہ پرندہ رحمت دو عالم ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری کی سعادت سے بہرہ ور ہوا۔ شکایت درج کروائی اور انڈے واپس دلانے کی استدعا کی۔ (بعض روایات کے مطابق اس پرندے کے دو بچے تھے جو ایک صحابی نے اٹھا لیے تو پرندہ پریشانی کے عالم میں صحابہ کے سروں پر منڈلاتا ہوا بارگاہ نبوی ﷺ میں فریاد کناں ہوا)۔

ساری کائنات کے نبی ﷺ نے پرندے کی فریاد سن کر اپنے صحابہ سے پوچھا کہ تم میں سے کس نے اس پرندے کے انڈے اٹھائے ہیں؟ ایک شخص نے اعتراف کیا کہ میں نے اٹھائے ہیں۔ حضور رحمت عالم ﷺ نے اس شخص کو حکم دیا کہ وہ انڈے اس جگہ پر رکھ دے جہاں سے اٹھائے تھے۔ تعمیل ارشاد کرتے ہوئے صحابی نے انڈے مقررہ جگہ پر رکھ دیئے اس طرح وہ پرندہ بارگاہ نبوی ﷺ سے دامن آرزو بھر کر لوٹا۔

۱۷۔۔آپ ﷺ کی شفقت و رحمت کی چادر مخلوقات عالم کے ہر طبقہ پر پھیلی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے مجبور و مقہور بے زبان جانوروں کے ساتھ جس انداز سے ہمدردی اور حسن سلوک کیا اس کی مثال کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ کتب سیرت میں اکثر سیرت نگاروں نے آپ ﷺ کے معجزات کی بحث میں ایک ہرنی کا واقعہ لکھا ہے۔ آپ ﷺ کی ضمانت پر اپنے بچوں کو دودھ پلانے گئی اور پھر ایفائے عہد کرتے ہوئے واپس حاضر ہوگئی۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی آخر الزماں ﷺ ایک مرتبہ کسی قوم کے پاس سے گزرے۔ آپ ﷺ نے ایک ہرنی کو دیکھا جسے باندھا ہوا تھا۔ وہ ہرنی بارگاہ سرور کائنات ﷺ میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ ﷺ! میں شکار میں پکڑی گئی ہوں میرے دو ننھے منھے بچے جنگل میں بھوکے پیاسے ہیں۔ حضور! آپ اجازت دیں تو میں انہیں دودھ پلا آؤں۔ ہرنی کی فریاد

سن کر ساری کائنات کے غمگسار اور مہربان آقا ﷺ نے با آواز بلند دریافت فرمایا کہ اس ہرنی کا مالک کون ہے؟ مالک پیش خدمت ہوا تو سرکار دو عالم ﷺ نے ہرنی سے ہمدردی کرتے ہوئے اس کے مالک سے فرمایا اسے چھوڑ دو تا کہ یہ اپنے بچوں کو دودھ پلا آئے اور یہ تمہارے پاس واپس آجائے گی۔

سرکار دو جہاں ﷺ کی ضمانت پر ہرنی کے مالک نے اسے چھوڑ دیا۔ وہ ہرنی تھوڑی دیر کے بعد اپنے بچوں کو دودھ پلا کر ایفائے عہد کرتی ہوئی واپس بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوگئی مالک نے اسے دوبارہ باندھ لیا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی روایت کے مطابق ہرنی کو باندھنے والا ایک اعرابی تھا جس کے متعلق ہرنی نے اس انداز سے بارگاہ رحمت دو عالم میں شکایت کی کہ اس اعرابی نے مجھے شکار کیا ہے میرے دو بچے جنگل میں ہیں۔ اب میرے تھنوں میں دودھ گاڑھا ہو رہا ہے۔ یہ اعرابی نہ تو مجھے ذبح کرتا ہے کہ میں اس تکلیف سے نجات پاؤں اور نہ مجھے چھوڑتا ہے کہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا آؤں۔ حضور ﷺ کی ضمانت پر اعرابی نے اسے چھوڑ دیا۔ وہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر اپنا منہ چاٹتی ہوئی واپس آ گئی۔

سرکار دو عالم ﷺ دوسری مرتبہ پھر اسی مقام سے گزرے تو دیکھا کہ ہرنی بندھی ہوئی ہے آپ ﷺ کے دل میں جذبہ رحم پیدا ہوا۔ ہرنی کو آزاد کرانے کے لیے آپ ہم نے اس کے مالک (اعرابی) سے فرمایا کہ کیا تو اس ہرنی کو بیچے گا۔ اس خوش بخت نے عرض کیا یہ بطور ہدیہ پیش خدمت ہے۔ آپ ﷺ نے اس ہرنی کو آزاد کر دیا۔ وہ جنگل میں چلی گئی۔ ایک صحابی نے اسے جنگل میں تسبیح اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (حلبی، السیرۃ الحلبیہ، ۳: ۲۸۴) (سیوطی، الخصائص الکبریٰ، ۲: ۲۹۷)

القول البدیع میں اس واقعہ سے متعلق یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ جب ہرنی اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ گئی تو جبریل امین علیہ السلام بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا حبیب اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں آپ کی امت کے ساتھ اس سے بھی زیادہ شفیق اور مہربان ہوں جیسے ہرنی کو اپنی اولاد کے ساتھ شفقت ہے اور میں آپ کی امت کو آپ کی طرف یوں لوٹادوں گا جیسے یہ (ہرنی) آپ کی طرف لوٹ کر آ گئی ہے۔ (سخاوی القول البدیع، ۱۴۸)

مذکورہ بالا واقعہ سے ایک تو یہ پتہ چلتا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ جانوروں پر کس قدر مہربان تھے۔ دوسرا یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ہرنی کا آپ ﷺ سے ہم کلام ہونا اور آپ ﷺ کی ضمانت پر بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجانا، یہ حضور ﷺ کے معجزات میں سے ہے۔ مزید برآں اس ہرنی کا اپنے بچوں کی فکر کرنا یہ اس کی وہ مامتا ہے جو نہ صرف انسانوں میں بلکہ ہر چرند پرند میں بھی اللہ پاک نے پیدا کی ہے۔ اسی سے مخلوق کی پرورش کا نظام قائم ہے۔ لیکن سرکار دو عالم ﷺ کی وہ شفقت و محبت جو آپ ان کو اپنے امتیوں سے ہے اس کے مقابلہ میں ہزاروں لاکھوں مامتائیں اور باپ کی شفقتیں ہیچ دکھائی دیتی ہیں۔ اور حضور نبی رحمت، محسن کائنات، باعث ایجادات علم، کائنات عالم کے سب سے بڑے ہمدرد، خیر خواہ غمخوار اور محسن دکھائی دیتے ہیں۔

۱۸۔۔۔حضور رحمت عالم، غمخوار اعظم ﷺ کے جانوروں کے ساتھ ہمدردانہ و رحمدلانہ سلوک کے تذکرہ کے ساتھ تھوڑا سا ذکر اس مقدس جماعت کے افراد کے عمل کا بھی بے جانہ ہوگا جنہوں نے صحبت نبوی ﷺ میں رہ کر تربیت حاصل کی۔ صرف نمونہ کے طور پر فاتح مصر حضرت

عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا ایک کبوتر کے ساتھ ہمدردانہ سلوک کا واقعہ رقم کیا جاتا ہے جسے مولانا معین الدین ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''معجم البلدان'' کے حوالہ سے اپنی تصنیف خلفائے راشدین میں اور محمود احمد ظفر نے ''سیرت عمر فاروق'' میں لکھا ہے۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا دورِ خلافت تھا۔آپ کے عہد میں نئے نئے شہر بسائے جارہے تھے۔ان نئے شہروں میں سے ایک شہر ''فسطاط'' آباد کیا گیا جو کہ دریائے نیل اور جبل معظم کے درمیان ایک میدان میں آباد کیا گیا۔اس مقام پر فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اثنائے جنگ پڑاؤ کیا۔یہاں مختلف خیمے لگائے گئے تھے اتفاق سے ایک کبوتر نے فاتح مصر کے خیمہ میں اپنا گھونسلا بنالیا۔جب لشکر یہاں سے کوچ کرنے لگا تو مختلف خیمے اکھاڑے جانے لگے لیکن حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اس کبوتر سے ہمدردی کرتے ہوئے قصداً اس خیمے کو چھوڑ دیا تاکہ اس مہمان کو تکلیف نہ ہو۔مصر کی تسخیر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اس میدان میں ایک شہر آباد کرنے کا حکم دیا۔حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے امیر المؤمنین کے حکم پر یہاں شہر بسایا۔چونکہ خیمہ کو عربی زبان میں فسطاط کہتے ہیں اور یہ شہر اس خیمہ والے میدان میں بسایا گیا تو اس شہر کا نام ''فسطاط'' قرار پایا۔

(حموی، معجم البلدان ۴۰:۲۶۳)

۱۹۔۔اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے اور اس کی مخلوق حدیث نبوی ﷺ ''الخلق عیال اللہ'' کے تحت اس کا کنبہ ہے۔ پس اس کی تمام مخلوق میں سب سے زیادہ پیارا اور پسندیدہ وہ شخص ہوگا جو اس کی مخلوق سے نیکی، بھلائی، ہمدردی اور خیر خواہی کرنے میں دوسروں سے مقدم ہوگا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق سے جتنی محبت و رحمت ہے اس کا مقابلہ نہ باپ کی شفقت کرسکتی ہے نہ ماں کی مامتا۔اگر کسی شخص کی اولاد سے کوئی بغض رکھے یا انہیں دکھ پہنچائے تو وہ اس شخص کی لاکھ اطاعت وفرمانبرداری کے باوجود اس کی نظروں میں محبوب و پسندیدہ نہیں بن سکتا۔اسی طرح ایک شخص اللہ تعالیٰ کی لاکھ اطاعت و بندگی کرے نماز، روزہ میں اسے کمال کا مقام حاصل ہو لیکن مخلوق خدا کی ہمدردی وغمگساری کے بغیر وہ شخص محبوب خدا نہیں بن سکتا۔اگر کوئی چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا رحم و کرم، لطف ومہربانی اور فضل واحسان فرمائے تو اس کا راستہ یہ ہے کہ وہ شخص مخلوق خدا کے لیے سراپا احسان وہمدردی بن جائے کیونکہ محسن انسانیت ﷺ کا فرمان ہے کہ تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔(ترمذی، السنن، ۴: ۳۲۳، رقم: ۱۹۲۴)

اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم آفتاب کی طرح شفیق بن جائیں جو دوست دشمن ہر ایک پر یکساں چمکتا ہے اور زمین کی طرح متواضع بن جائیں جس پر تمام مخلوق قدم رکھتی ہے، بادل کی طرح سراپا کرم بن جائیں جو ساری مخلوقات پر برستا ہے پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت و بندگی کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی ساری مخلوق کے لیے سراپا ہمدرد اور مجسم رحم و کرم بن جائیں۔

کرو مہربانی تم اہل زمین پر　　　خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر

۲۰۔۔مدینہ طیبہ کے ابتدائی دور میں حضور سید العالمین و امام المرسلین ﷺ مسجد نبوی شریف میں واقع کھجور کے ایک خشک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر وعظ فرمایا کرتے تھے۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے دیکھا کہ سرکار دوعالم ﷺ کو کافی دیر کھڑے رہنا پڑتا ہے جس سے آپ کو تکلیف ہوتی ہوگی۔ایک دن ایک صحابی جن کا بیٹا بڑھئی تھا، نے بارگاہ نبوی ﷺ میں منبر بنانے کی درخواست کی۔غلاموں کی دلجوئی

کرنے والے آقا ﷺ نے اپنے غلام صحابی کی درخواست قبول فرمائی۔ چنانچہ مسجد نبوی میں آپ ﷺ کے لئے منبر تیار کرلیا گیا۔
سرکار دو جہاں ﷺ نے اس منبر پر خطبہ دینا شروع کیا۔ابھی تھوڑی ہی دیر گزری کہ اس تنے سے، جس کے ساتھ کھڑے ہو کر سرکار ﷺ وعظ فرماتے تھے، ہجر مصطفی ﷺ میں گریہ زاری کی آوازیں آنے لگیں۔ تاجدار کائنات ﷺ نے جب یہ کیفیت دیکھی تو آپ ﷺ منبر سے اتر کر اس ستون کے پاس تشریف لائے اور چھوٹے بچے کی طرح اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔اسے اپنے دست شفقت سے تھپکی دی۔ وہ بچوں کی طرح سسکیاں بھرتے ہوئے چپ ہوگیا۔
صحیح بخاری میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی حدیث پاک ہے کہ جمعہ کے روز، آپ ﷺ منبر سے اتر کر اس کے قریب کھڑے ہو گئے اور اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔(جس طرح روتے ہوئے بچے کو منایا جاتا ہے) چنانچہ وہ تنا بچوں کی طرح سسکیاں لیتا خاموش ہوگیا۔(بخاری، الصحیح، کتاب المناقب، علامات النبوۃ فی الاسلام ۱۳۱۴:۳، رقم:۳۳۹۱)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی روایت کے مطابق وہ تنا اس طرح رویا جس طرح کوئی اونٹنی اپنے بچے کے فراق میں روتی ہے۔(دارمی، السنن، ۳۰:۱، رقم:۳۴)
صحابہ کرام فرماتے ہیں اگر سرکار دو عالم ﷺ اس ستون کو بانہوں میں لے کر چپ نہ کراتے تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔
(احمد بن حنبل، المسند، ۳۶۳:۱)
بعض روایات میں یہ بھی مذکور ہے کہ حکم رسول ﷺ سے جب اس خشک ستون نے خاموشی اختیار کی تو تاجدار کائنات ﷺ نے اسے اختیار دیا کہ تجھے اس جگہ پر، جہاں تو پہلے تھا، درخت کی صورت میں لگا دیا جائے یا اگر تو چاہے تو تجھے جنت میں لگا دیا جائے تو جنتی انہار کے پانی سے سیراب ہو اور مقربانِ خدا تیرے پھل سے استفادہ کریں۔اس پر اس نے دار فنا کی بجائے دار بقاء کو پسند کیا یعنی جنت میں جانا پسند کر لیا۔(دارمی، السنن، ۲۳:۱)
اس واقعہ سے واضح ہوتا ہے کہ ہجر رسول میں تڑپنا صرف ذی روح انسانوں ہی کا اعزاز نہیں بلکہ جمادات و نباتات بھی نبی العالمین ﷺ کی محبت کا شعور رکھتے ہیں کیونکہ قادر مطلق نے اپنے محبوب مکرم ﷺ کو اولاد آدم ہی کے لئے نہیں بلکہ ساری کائنات کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے۔سرکار دو عالم ﷺ کا کرم جن و بشر کی طرح شجر و حجر کے لئے بھی عام ہے۔اس لئے کائنات کا ذرہ ذرہ رسول کائنات ﷺ کی محبت میں سرشار ہے اور جدائی کا ایک ایک لمحہ ان پر گراں گزرتا ہے۔
استن حنانہ کا یہ واقعہ پڑھ کر حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ پر عجیب کیفیت طاری ہو جاتی۔آپ جب یہ حدیث سنتے تو زار و قطار روتے، فرمایا کرتے اے اللہ کے بندو! لکڑی فراق محبوب میں روتی ہے۔تم اس سے زیادہ حقدار ہو کہ آپ ﷺ کی ملاقات کا شوق رکھو۔ (اور ہجر نبی میں رویا کرو)(شیخ نور الدین، وفاء الوفاء۔ ۳۹۰:۲۰)

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے — ہر گل میں ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور ہے

۲۱۔سلام

سلام اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

سلام اس پر جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

سلام اُس پر کہ جس کا ذکر ہے سارے صحائف میں
سلام اُس پر ہوا مجروح، جو بازار طائف میں

سلام اُس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اٹھاتا تھا
سلام اس جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا

درود اس پر کہ جو ماہر کی امیدوں کا ملجا ہے
درود اس پر کہ جس کا دونوں عالم میں سہارا ہے

(ماہر القادری)

(غریب پرور رسول ﷺ۔ص:۱۷۸۔از:نورزماں نوری۔ناشر:منہاج القرآن پبلیکیشنز لاہور)

۲۲۔ارشادات رسول ﷺ

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کے آنے کے لئے بے تاب فطرت تھی

غزوہ تبوک میں ایک نماز کے بعد آنحضرت ﷺ نے ایک مختصر اور نہایت جامع وعظ فرمایا تھا حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

۱......ہر ایک کلام سے صدق میں بڑھ کر اللہ کی کتاب ہے۔

۲......سب سے بڑھ کر بھروسے کی بات تقویٰ کا کلمہ ہے۔

۳......سب ملتوں سے بہتر ملت ابراھیم علیہ السلام کی ہے۔

۴......سب طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے۔

۵......سب باتوں پر اللہ کے ذکر کو شرف ہے۔

۶......سب بیانات سے پاکیزہ تر یہ قرآن ہے۔

۷......بہترین کام اولوالعزمی کے کام ہیں۔

۸......امور میں بدترین امر وہ ہے جو نیا نکالا گیا ہو۔

۹......ابنیاء کی روش سب روشوں سے خوب تر ہے۔

۱۰......شہیدوں کی موت،موت کی سب قسموں سے بزرگ تر ہے۔

۱۱......سب سے بڑھ کر اندھا پن وہ گمراہی ہے جو ہدایت کے بعد ہو جائے۔

۱۲......عملوں میں عمل اچھا ہے جو نفع دہ ہو۔

۱۳......بہترین روشن وہ ہے جس پر لوگ چل سکیں۔

۱۴......بدترین کوری (اندھاپن) دل کی کوری ہے۔

۱۵......بلند ہاتھ پست ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

۱۶......تھوڑا اور کافی مال اس بہتات سے اچھا ہے جو غفلت میں ڈال دے۔

۱۷......بدترین معذرت (توبہ) وہ ہے جو جان کنی کے وقت کی جائے۔

۱۸......بدترین ندامت وہ ہے جو قیامت کو ہوگی۔

۱۹......بعض لوگ جمعہ کو آتے ہیں مگر دل پیچھے لگے ہوتے ہیں۔

۲۰......ان میں بعض لوگ وہ ہیں جو اللہ کا ذکر کبھی کبھی کیا کرتے ہیں۔

۲۱......سب گناہوں سے عظیم تر جھوٹی زبان ہے۔

۲۲......سب سے بڑی تو انگری دل کی تو انگری ہے۔

۲۳......سب سے عمدہ توشہ تقویٰ ہے۔

۲۴......دانائی کا سر یہ ہے کہ خدا کا یہ خوف دل میں ہو۔

۲۵......دل نشین ہونے کے لئے بہترین چیز یقین ہے۔

۲۶......شک پیدا کرنا کفر (کی شاخ) ہے۔

۲۷......بین سے رونا جاہلیت کا کام ہے۔

۲۸......چوری کرنا عذاب جہنم کا سامان ہے۔

۲۹......بدمست ہونا آگ میں پڑنا ہے۔

۳۰......شعر ابلیس کا (حصہ) ہے۔

۳۱......شراب تمام گناہوں کا مجموعہ ہے۔

۳۲......بدترین روزی یتیم کا مال کھا جانا ہے۔

۳۳......سعادت مند وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت پکڑتا ہے۔

۳۴......اصل بد بخت وہ ہے جو ماں کے پیٹ سے بد بخت ہو۔

۳۵......عمل کا سرمایہ اس کا بہترین انجام ہے۔

۳۶......بدترین خواب وہ ہے جو جھوٹا ہو۔

۳۷......جو بات ہونے والی ہے وہ بہت قریب ہے۔

۳۸......مومن کو گالی دینا فسق ہے۔

۳۹......مومن کوقتل کرنا کفر ہے۔

۴۰......مومن کا گوشت کھانا(اس کی غیبت کرنا)اللہ کی معصیت ہے۔

۴۱......مومن کا مال دوسرے پر ایسا ہی حرام ہے جیسا کہ اس کا خون۔

۴۲......جو خدا سے استغناء کرتا ہے خدا اسے جھٹلاتا ہے۔

۴۳......جو کسی کا عیب چھپاتا ہے خدا اس کے عیب چھپاتا ہے۔

۴۴......جو معافی دیتا ہے اسے معافی دی جاتی ہے۔

۴۵......جو غصہ کو پی جاتا ہے خدا اسے اجر دیتا ہے۔

۴۶......جو نقصان پر صبر کرتا ہے خدا اسے اجر دیتا ہے۔

۴۷......جو چغلی کو پھیلاتا ہے خدا اس کی رسوائی عام کر دیتا ہے۔

۴۸......جو صبر کرتا ہے خدا اس کو بڑھاتا ہے۔

۴۹......جو خدا کی نافرمانی کرتا ہے خدا اسے عذاب دیتا ہے۔

۵۰......پھر تین مرتبہ استغفار پڑھ کر آپ انے اس خطبہ کو ختم فرمایا۔(رحمۃ للعالمین۔ص ۱۲۲تا۱۲۵)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ حضور کی سنت(طریقہ)کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

۱......معرفت میری اصل پونجی ہے۔

۲......میرے دین کی جڑ عقل ہے۔

۳......محبت میری بنیاد ہے۔

۴......شوق میری سواری ہے۔

۵......اللہ کا ذکر میرا مونس ہے۔

۶......اعتماد الٰہی میرا خزانہ ہے۔

۷......اندوہ(غمگین)دل میرا ساتھی ہے۔

۸......میرا ہتھیار علم ہے۔

۹......صبر میرا شاندار لباس ہے۔

۱۰......رضائے الٰہی میری غنیمت ہے۔

۱۱......عاجزی میرا فخر ہے۔

۱۲...... زہد میرا پیشہ ہے۔

۱۳......یقین میری روزی ہے۔

۱۴......صدق میرا ساتھی ہے۔

۱۵......طاعت کرنا میری عزت ہے۔

۱۶......جہاد میری خصلت ہے۔

۱۷......میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔(رحمۃ للعالمین ۔ص ۵۵۳)

۲۳۔افلاطون کا سوال

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں افلاطون نامی ایک فلسفی گزرا ہے اس کا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ ایک ہے لیکن ملاقات کبھی نہیں ہوئی تھی ۔مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام جانتے تھے کہ افلاطون بھی ہے اور افلاطون بھی جانتا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام پیغمبر ہیں ۔ ایک دن اتفاق سے ایک جگہ جمع ہوئے ۔افلاطون چہرہ دیکھ کر سمجھ گیا کہ یہ کوئی عظیم شخصیت ہے چہرہ پر نبوت کا جلال و جمال اور انوار، دل میں ایمان کی چمک ۔ وہ یہ تو نہیں جانتا تھا کہ یہ وہی پیغمبر ہیں مگر بہر حال یہ سمجھا کہ کوئی بڑے حکیم ہیں بڑی نیاز مندی سے ملاقات کی ۔گفتگو سے واضح ہوا کہ یہ کوئی عالی مقام ذات ہے کہنے لگا کہ برسوں سے میرے ذہن میں ایک سوال ہے جو میرے اندر کھٹک پیدا کرتا ہے بڑے بڑے فلسفیوں کے آگے میں نے پیش کیا لیکن کوئی جواب نہ دے سکا ۔آپ کا چہرہ بتلا رہا ہے کہ آپ ضرور جواب دیں گے کہ علم وفضل آپ کے اندر بھرا ہوا ہے ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کیا سوال ہے؟

افلاطون نے کہا سوال یہ ہے کہ اگر آسمان کو ہم کمان فرض کرلیں جس سے تیر چلائے جاتے ہیں اور یہ جو مصیبتیں (ڈیپریشن ۔ٹینشن مایوسی ۔بے سکونی ۔اعصابی تناؤ) برس رہی ہیں انہیں تیر فرض کرلیں اور اللہ تعالیٰ کو تیر چلانے والا فرض کریں تو مشکل ایسی بنی کہ آسمان کی کمان سے اللہ تعالیٰ مخلوق کے اُوپر مصیبتوں کے تیر برسا رہے ہیں تو بچاؤ کی صورت کیا ہے؟

واقعی عقل عاجز ہے جواب نہیں دے سکتی ۔اس لئے کہ جب آسمان کمان ہے تو آسمان کے نیچے سے آپ کہاں چلے جائیں گے؟عقل جب بھی غور کرے گی تو کہے گی کہ مصیبت سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ۔یہی وجہ ہے کہ کوئی فلسفی اور حکیم اس کا جواب نہیں دے سکا ۔افلاطون بھی یہی سمجھ رہا تھا کہ یہ بھی جواب نہیں دے سکیں گے ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا بچنے کی بڑی آسان صورت ہے بڑے اطمینان سے پل بھر میں آدمی بچ جائے گا ۔افلاطون حیران ہوا کہ سارے حکماء تو عاجز ہوگئے اور ان کے نزدیک بڑا آسان جواب ہے اس نے عرض کیا کہ کیا جواب ہے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تیر چلانے والا تیر چلائے تو اس کے سامنے ہونے کی بجائے اس کے پہلو میں آ کھڑے

ہو تیر نہیں لگے گا اور اللہ تعالیٰ کا پہلو اللہ کا ذکر ہے۔

جب دل میں یاد الٰہی بھر جائے گی تو اللہ تعالیٰ پر اعتماد پیدا ہو جائے گا پھر اگر ہزاروں مصیبتیں بھی آئیں گی تو قلب میں کوئی تکلیف پیدا نہیں ہوگی بلکہ آدمی کہے گا کہ یقیناً اس میں کوئی مصلحت ہے میں اس پر راضی ہوں۔

مصیبت تو مصیبت تب ہی بنتی ہے جب دل اس سے اثر لے اور جب دل خوش ہو کہ مجھے اللہ نے یاد کیا ہے تو یہ نعمت ہوگئی۔ بہر حال حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جواب کا حاصل یہ تھا کہ مصیبتوں کے جب تیر برسنے لگیں تو اللہ کے پہلو میں آ کھڑے ہو اور اللہ کا پہلو اس کی یاد اور اس کا ذکر ہے جب اس میں لگ گئے پھر مصیبت اثر نہیں کرے گی۔ (خطبات حکیم الاسلام۔ حصہ چہارم۔ ص ۱۷۶)

۲۴۔ خواب کی حیثیت

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے سو جو کوئی خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ بائیں طرف تھتکار دے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے تو وہ اسے کچھ نقصان نہیں دے گا اور نہ کسی کو اس کی اطلاع کرے، اور جب اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو اور اپنے کسی محبوب شخص کو اس کی اطلاع کرے۔ (مسلم عن ابی قتادہ ص۔ کنز العمال حصہ ۱۵۔ ص ۱۶۵)

☆...... ایک حدیث میں ہے کہ جو ناپسندیدہ خواب دیکھے تو جس پہلو پر لیٹا تھا اسے بدل لے۔ (کنز العمال حصہ ۱۵۔ ص ۱۶۵)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خواب کی جب تک تعبیر نہ دی جائے تو وہ پرندہ کے پاؤں میں (کسی چیز کی مانند) ہے جب اس کی تعبیر دے دی جاتی ہے تو واقع ہو جاتی ہے لہٰذا (خواب) کسی محبت کرنے والے اور سمجھ دار سے بیان کرے۔ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ۔ کنز العمال حصہ ۱۵۔ ص ۱۶۶)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اچھے (سچے) خوابوں پر ایمان نہیں رکھتا وہ (گویا) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان نہیں رکھتا۔ (کنز العمال حصہ ۱۵۔ ص ۱۶۸)

☆...... ایک حدیث میں ہے کہ سب سے سچا خواب اس کا ہو گا جو بات کا سب سے سچا ہو گا۔ (کنز العمال حصہ ۱۵۔ ص ۱۶۸)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے سچے خواب دن کے ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دن میں وحی کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ (الدیلمی عن جابر ص۔ کنز العمال حصہ ۱۵۔ ص ۱۶۹)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں ظاہر نہیں ہو سکتا۔ (ابن ابی شیبہ عن ابن مسعود ص۔ کنز العمال حصہ ۱۵۔ ص ۱۷۲) خواب نبوت کا حصہ ہے

☆...... حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نبوت منقطع ہوگئی اور سوائے مبشرات کے نبوت کا کوئی حصہ باقی نہیں رہا۔ صحابہ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مبشرات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سچے خواب۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبشرات ہوتے ہیں اور یہ نبوت کا ایک حصہ ہیں۔ ایک اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ

ہے ۔(صحیح بخاری ۔تعبیر الرؤیا ۔ص ۱۹)

☆......ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ قیامت کے قریب آخری زمانے میں مسلمانوں کو بیشتر سچے خواب آئیں گے ۔اس سے معلوم ہوا کہ خواب بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے اور آدمی کو اس کے ذریعے بشارتیں ملتی ہیں ۔لہٰذا اگر خواب کے ذریعے کوئی بشارت ملے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرے ۔(تعبیر الرؤیا ۔ص ۱۹)

☆......نبی کریم ﷺ کو اگر کوئی شخص آ کر عرض کرتا کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے تو آپ ﷺ یہ دعا کرتے ’’اللہ تعالیٰ اس خواب کی خیر تم کو عطا فرمائے اور اس کے شر سے تمھاری حفاظت فرمائے اور خدا کرے کہ یہ خواب ہمارے لئے اچھا ہو اور دشمنوں کے لئے برا ہو ۔(تعبیر الرؤیا ۔ص ۲۶)

☆......نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے خیر خواہی کرنا چاہتے ہیں تو اس کو خواب میں تنبیہ فرما دیتے ہیں ۔ (طبرانی ۸ / ۲۷۴ ۔مسند فردوس ۹۴۳)

جناب حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی عبقری چغتائی صاحب نے فرمایا ہے کہ کبھی آپ نے خوابوں پر غور کیا کہ خواب کی کیا حیثیت ہے زندگی میں ۔خواب کا ہماری زندگی کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ خواب کا ہماری زندگی کے ساتھ بڑا اسرار اتعلق ہے ۔خواب نفسیاتی ،جناتی ،روحانی اور جسمانی بیماریوں کا علاج بھی ہے اور ان بیماریوں کی نشان دہی بھی ہے ۔یہ اپنے احباب و محسنین سے ملاقات کا ذریعہ بھی ہے ۔ذکر و فکر اور عبادت کی قبولیت کا ذریعہ بھی خواب ہی ہے یہ مستقبل بینی کا ذریعہ ہے انسان اپنے ارد گرد نظر ڈال کر دیکھے تو اس کا ادراک بھی ہو گا اور سب سے بڑی بات یہ ہے خواب زمانیت اور مکانیت سے آزادی کا زینہ ہے خواب میں انسان زمان و مکان سے آزاد ہو جاتا ہے خواب کوئی عام سی چیز نہیں ہے کہ اسے نظر انداز کر دیا جائے لیکن اکثر لوگ اس طرف توجہ نہیں دیتے جس کی وجہ سے یہ علم جنتریوں میں آگیا ہے ظلم ہے ظلم ۔(روحانی کلاس ۔ 2012)

نوٹ: خوابوں کہ اہمیت ان باتوں سے مزید اجاگر ہوتی ہے کہ

☆......مومن کا سچا خواب کسی نہ کسی درجہ میں حجیت کی شان ضرور لئے ہوئے ہے ساقط الاعتبار نہیں ۔

حضرت ابو عبداللہ محمد بن یوسف یمنیؒ کو ضریرؒ کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر علوم کھول دیں تو ضریرؒ کی قبر کی مٹی سے کچھ کھا لو چنانچہ انھوں نے اسی طرح کیا ۔(جمال الاولیاء ۔ص ۱۰۵ ۔ج ۔۱)

☆......حضرت عبداللہ بن زید نے خواب میں اذان سنی ،نبی کریم ﷺ نے اس کو قبول فرمایا اور اس پر عمل ہوا جو کہ آج تک جاری ہے ۔(اذان اور اقامت ۔ص ۱۰)

☆......اگر خواب کی کوئی حقیقت نہ ہو تو احتلام ہونے پر غسل واجب نہ ہوتا ۔(رہنمائے قرب و فلاح ۔ص ۷۴۷)

☆......قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب کا ذکر ہے ۔

☆......فجر کی نماز کے بعد نبی کریم ﷺ حضرات صحابہ کرام سے معلوم کرتے کہ کسی نے خواب دیکھا ہے تو اس کی تعبیر ارشاد

فرمادیتے۔

۲۵۔کلمہ طیبہ

☆......نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے لاالہ الااللہ کی شہادت دی وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔(مسند البزار، بروایت عمر۔کنز العمال حصہ اول۔ص ۸۰)

☆......نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کوئی بندہ اس کو موت کے وقت نہیں کہتا مگر اس بندہ کی روح نکلتے وقت اس کلمہ کی وجہ سے نئی زندگی پاتی ہے اور وہ کلمہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ثابت ہوگا وہ ہے لاالہ الااللہ۔(مسند احمد۔کنز العمال حصہ اول۔ص ۸۳)

☆......نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے اپنے دل اور زبان کی سچائی سے لاالہ الااللہ کہا وہ جنت کے آٹھ دروازوں میں جس سے چاہے داخل ہوجائے۔(کنز العمال حصہ اول۔ص ۸۳)

☆......نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے جبرئیل نے بیان کیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں لاالہ الااللہ میرا قلعہ ہے اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوگیا وہ میرے عذاب سے مامون ہوگیا۔(ابن عساکر، بروایت علی۔کنز العمال حصہ اول۔ص ۸۳)

☆......نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر چیز کی ایک کنجی ہوتی ہے اور آسمانوں اور زمین کی کنجی لاالہ الااللہ ہے۔(الکبیر للطبرانی بروایت معقل بن یسار۔کنز العمال حصہ اول۔ص ۸۵)

☆......نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ لاالہ الااللہ والوں پر موت میں وحشت ہوگی نہ حشر میں اور نہ ہی دوبارہ اٹھائے جانے کے وقت کوئی وحشت ہوگی گویا اب میں صور پھونکنے کے وقت ان کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے یہ پڑھ رہے ہیں۔الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن۔(کنز العمال حصہ اول۔ص ۸۵)

☆......نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو بندہ لاالہ الااللہ سو مرتبہ کہے تو اللہ پاک اس کو قیامت کے روز اس حال میں اٹھائیں گے کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا اور اس روز اس کے عمل سے بڑھ کر کسی کا عمل نہیں ہوسکتا اِلّا یہ کہ کوئی اسی جیسا عمل کرے یا اس سے بھی زیادہ۔(کنز العمال حصہ اول۔ص ۸۶)

☆......نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے لاالہ الااللہ کہا اس کے اعمال نامہ کی برائیاں دھل جاتی ہیں اِلّا یہ کہ دوبارہ ان کا مرتکب ہو۔(الخطیب بروایت انس۔کنز العمال حصہ اول۔ص ۸۸)

☆......نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ لاالہ الااللہ اپنے کہنے والے سے مصیبتوں کے ننانوے دروازوں کو بند رکھتا ہے جن میں سب کم رنج وغم ہے۔(کنز العمال حصہ اول۔ص ۹۰)

☆......نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ جل جلالہٗ کی پاک بارگاہ میں عرض کیا کہ مجھے کوئی ورد تعلیم فرمادیجئے جس سے آپ کو یاد کیا کروں اور آپ کو پکارا کروں ارشاد خداوندی ہوا کہ لاالہ الااللہ کہا کرو۔انھوں نے عرض کیا اے

پروردگار! یہ تو ساری ہی دنیا کہتی ہے ارشاد ہوا کہ لا الہ الا اللہ کہا کرو۔عرض کیا میرے رب! میں تو کوئی ایسی مخصوص چیز مانگتا ہوں جو مجھی کو عطا ہو۔ارشاد ہوا کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور دوسری طرف لا الہ الا اللہ کو رکھ دیا جائے تو لا الہ الا اللہ والا پلڑا جھک جائے گا۔(نسائی۔فضائل ذکر ص ۸۱)

☆......نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو یعنی تازہ کرتے رہا کرو۔صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایمان کی تجدید کس طرح کریں؟ ارشاد فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کو کثرت سے پڑھتے رہا کرو۔(احمد۔فضائل ذکر ص ۸۷)

☆......نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو بھی بندہ کسی وقت بھی دن میں یا رات میں لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اعمال نامہ میں سے برائیاں مٹ جاتی ہیں اور ان کی جگہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔(فضائل ذکر ص ۸۹)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ لا الہ الا اللہ حق تعالیٰ کے غضب کو دور کرنے کے لئے اس کلمہ طیبہ سے بڑھ کر زیادہ فائدہ مند اور کوئی چیز نہیں ہے۔جب یہ کلمہ دوزخ کے غضب کو تسکین کر دیتا ہے تو اور غضب جو اس سے کم درجہ کے ہیں ان کو بطریق اولی تسکین کر دیتا ہے۔فقیر اس کلمہ کو رحمت کے ان ننانوے حصوں کے خزانے کی کنجی سمجھتا ہے جو آخرت کے لئے ذخیرہ فرمائے ہیں اور جانتا ہے کہ کفر کی ظلمتوں اور شرک کی کدورتوں کو دفع کرنے کے لئے اس کلمہ سے بڑھ کر زیادہ شفیع اور کوئی کلمہ نہیں ہے۔

اب اس کلمہ کے فضائل سنو۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ (جس نے لا الہ الا اللہ کہا جنت میں داخل ہوا۔) کوتاہ نظر لوگ تعجب کرتے ہیں کہ ایک بار کلمہ لا الہ الا اللہ کہنے سے جنت میں داخل ہونا کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔یہ لوگ اس کلمہ طیبہ کے برکات سے واقف نہیں ہیں۔اس فقیر کو محسوس ہوا کہ اگر تمام جہان کو اس کلمہ طیبہ کے ایک بار کہنے سے بخش دیں تو بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی مشہود ہوتا ہے کہ اگر کلمہ پاک کے برکات کو تمام جہان میں تقسیم کریں تو ہمیشہ کے لئے سب کو کفایت کرے اور سب کو سیراب کر دے۔خاص کر جب کہ اس کلمہ طیبہ کے ساتھ کلمہ مقدسہ محمد رسول اللہ ﷺ جمع ہو جائے۔ان دونوں کلموں کا مجموعہ نبوت و ولایت کے کمالات کا جامع اور ان دونوں سعادتوں کے راستوں پر ہدایت کرنے والا ہے۔

یا اللہ تو ہم کو اس کلمہ طیبہ کی برکات سے محروم نہ رکھ اور ہم کو اس پر ثابت قدم رکھ اور اس کی تصدیق کرنے والوں کے ساتھ اٹھا اور اس کلمہ اور اس کے پہنچانے والوں کے طفیل ہم کو جنت میں داخل کر۔

دنیا میں اس آرزو کے برابر کوئی آرزو نہیں کہ گوشہ میں بیٹھ کر اس کلمہ کے تکرار سے محظوظ و متلذذ ہوں مگر کیا کیا جائے سب خواہشیں میسر نہیں ہو سکتیں اور خلقت کی غفلت اور خلط ملط سے چارہ نہیں (مکتوبات امام ربانی ج ۲ / ۳۔مکتوب ۷ ۳۔ص ۱۲۰ تا ۱۲۳)

۲۶۔امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام یعقوب اور کنیت ابو یوسف تھی۔امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خاص شاگرد تھے۔آپ نے فقہ اسلامی کو ایک فن کی حیثیت سے زندہ و جاوید بنایا۔

ا۔علامہ صمیری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ایک مرتبہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میں

نے نماز پڑھی ہو اور اپنے اُستاذ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دُعا نہ کی ہو۔ شاید اسی سعادتمندی کا نتیجہ تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن کے علم وتفقہ میں اس قدر برکت عطا فرمائی تھی۔ (ص:۵۲)

۲۔خود امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں کہ میں برسوں امام صاحب کی رفاقت میں رہا مگر بجز بیماری کے عید الفطر اور عید الاضحی کے دن بھی ان سے جدا نہیں ہوا ہے۔ غور کیجئے کہ ان دو دنوں کی خوشی ومسرت میں ہر شخص اپنے گھر والوں کے ساتھ ہوتا ہے لیکن انہوں نے مجلس علم کی شرکت اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی معیت ورفاقت کو عیدین خوشی اور مسرت پر بھی ترجیح دی۔ (ص:۵۳)

۳۔احمد بن عطیہ کی روایت ہے کہ محمد ابن سماعہ رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ قاضی القضاۃ کے عظیم منصب پر فائز ہوئے، منصب کی عظمت، ذمہ داریوں کی نزاکت، وسیع وعریض مملکت کے مسائل طبعی اور فطری احوال، عام حوائج اور عامتہ الناس کی ضرورتوں اور بشری تقاضوں کے باوجود بھی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا ہمیشہ کا معمول یہ تھا کہ روزانہ دوسو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے۔ محمد بن صباح سے بھی ایک روایت ہے کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ مرد صالح تھے اور اکثر روزے رکھا کرتے تھے۔ (ص:۱۲۶)

۴۔امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ ایک مرتبہ (میں نے) امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ جنت میں تشریف فرما ہیں اس شان سے کہ چاروں طرف حضرات صحابہ کرام موجود ہیں اور آپ وسط میں ہیں، مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا ابو یوسف کاغذ اور قلم لاؤ کہ میں اپنے جنتی اصحاب کے نام لکھ لوں، میں نے عرض کیا حضرت میرا نام بھی اس مبارک فہرست میں لکھ لیجئے۔ تو میری درخواست پر امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے میرا نام بھی جنتیوں کی فہرست میں لکھ لیا ہے۔ (ص:۱۱۴)

۵۔ایک شخص امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس درس میں خاموش بیٹھے رہتے تھے، ایک بار امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اُس سے کہا تم بولتے کیوں نہیں ہو، کچھ تو بول لیا کرو، کہنے لگا بہت اچھا، جب حکم ہے تو میں بھی کچھ پوچھ لیا کروں گا۔ ایک دن کہنے لگا حضرت! روزہ کب افطار کرنا چاہیے؟

امام صاحب نے جواب دیا جب آفتاب غروب ہو جائے۔ وہ شخص کہنے لگا اور اگر آفتاب آدھی رات تک غائب نہ ہو تو؟

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ یہ سن کر ہنس پڑے اور فرمایا بھائی تمہارا خاموش رہنا ہی اچھا تھا، تمہاری زبان کھلوا کر میں نے خطا کی ہے۔ (ص:۱۰۵)

۶۔خلیفہ ہارون رشید اور ملکہ زبیدہ کے درمیان کسی بات پر نزاع ہو گیا، بات بڑھ گئی اور ملکہ نے شاہی مزاج کے خلاف کوئی بات کہہ دی جس پر خلیفہ بگڑ گیا اور جذباتی طور پر بیوی سے کہہ دیا کہ اگر آج ہی تو میری مملکت سے نہ نکل جائے تو تجھ پر طلاق ہے؟ جب غصہ کافور ہوا، حواس ٹھکانے لگے تو دونوں نادم ہوئے، مگر اس کا اب کیا تدارک ہو، بڑے سٹپٹائے، بالآخر قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی دانائی کام آئی، انہوں نے فرمایا کہ خلیفہ کی حکومت شرقاً غرباً پھیلی ہوئی ہے اس سے باہر جانا تو ممکن نہیں، ہاں، یہ ہو سکتا ہے کہ ملکہ زبیدہ خانہ خدا (مسجد) میں چلی جائے کہ وہ خلیفہ کی سلطنت میں نہیں آتا۔ قاضی صاحب کی اس تدبیر پر عمل کیا گیا اُلجھا ہوا مسئلہ سلجھ گیا، اس جواب سے خلیفہ اور ملکہ دونوں نہال ہو گئے اور قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو بیش بہا تحائف سے مالا مال کیا گیا۔ (ص:۹۵)

۲۷۔امام محمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۔امام محمد رحمۃ اللہ علیہ علم کی ڈھال تھے۔احمد بن رجاء کی روایت ہے کہ میرے والد نے فرمایا کہ میں نے امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مرتبہ خواب میں دیکھا تو اُن سے سوال کیا کہ آپ کے رب نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا خدائے بزرگ و برتر نے مجھے جنت مرحمت فرمائی اور ارشاد فرمایا میں نے تجھے علم کی ڈھال بنایا ہے، تجھے میں عذاب نہیں دیتا اور ایک دوسری روایت کے الفاظ یوں ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے فرمایا یہ علم جو تیرے اندر ہے اس کے باعث ہم تجھے بخشتے اور جنت عطا کرتے ہیں۔(ص:۲۵۸)

۲۔امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں ایک مرغ تھا جو وقت بے وقت بانگ دے دیا کرتا تھا،ایک روز آپ نے اسے پکڑوا کر ذبح کروادیا اور ارشاد فرمایا کہ یہ مرغا میرے لیے ناحق علم و مطالعہ کے شغل میں حارج بنا ہوا ہے۔(ص:۱۵۱)

۳۔ابن ابی رجاء نے محمد یہ سے (جو ابدال میں شمار ہوتے تھے) روایت کی ہے کہ میں نے وفات کے بعد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا اے ابوعبداللہ! خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

تو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی اور خدا تعالیٰ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ میں تم کو علم کا خزانہ نہ بناتا اگر تم کو عذاب دینے کا ارادہ رکھتا۔میں نے پوچھا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کیا گزری؟

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا وہ مجھ سے ایک درجہ اونچے ہیں جنت میں،میں نے پھر سوال کیا اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنائیے؟ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہ امام ابو یوسف سے بھی بہت طبقے اوپر اعلیٰ علیین میں ہیں۔(ص:۱۲۱)

(علماءِ احناف کے حیرت انگیز واقعات۔تالیف:مولانا عبدالقیوم حقانی۔ناشر:القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد ضلع نوشہرہ،سرحد،پاکستان)

۲۸۔ملفوظات ھالیجوی رحمۃ اللہ علیہ (مرشد مرشدنا حضرت مولانا حماد اللہ ھالیجوی رحمۃ اللہ علیہ)

۱۔عام لوگ سمجھتے ہیں کہ فقراء وصوفیاء کو کچھ مخصوص پوشیدہ اذکار و اشغال معلوم ہیں اور ان ہی کو اختیار کرتے ہیں جس کی وجہ سے کمال کو پہنچتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ صوفیاء حضرات کا ذکر یہی نفی اثبات ہے جو کہ سب کو معلوم ہے اسی کو اختیار کرتے ہیں اس کے فوائد کثیر ہیں اور عنداللہ قدر و اجر عظیم ہے چونکہ یہ کلمہ سب کو معلوم ہے اس لئے اس کے قدر و اجر سے ناواقف ہیں دنیا والوں کا یہ طریقہ ہے کہ جو چیز کمیاب ہو اس کی قدر کرتے ہیں اور جو چیز عام ہو ہر جگہ آسانی سے مل سکتی ہو اس کی قدر نہیں کرتے۔(تجلیات شیخ ھالیجوی۔ص ۸۱)

۲۔علم حاصل کرو اس لئے کہ اس زمانے کے پیر وفقیر لوگوں کے ایمان کو غارت کرنے کے لئے جگہ جگہ بیٹھے ہوئے ہیں بغیر علم حاصل کئے ہوئے ان غارتگروں سے ایمان کو بچانا مشکل ہے اس لئے قرآن کریم کے معانی اور اسلام کے احکام سے واقف ہو تو ان مکاروں کے مکر سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔

کسی نے عرض کیا کہ حضرت اس زمانے کے پیر علم حاصل کرنے سے منع کرتے ہیں،کہتے ہیں کہ زیادہ علم حاصل نہ کرو ورنہ گمراہ

ہو جاؤ گے (آپ نے فرمایا کہ) پہلے زمانے میں بھنگی اور بے دین طلب علم سے منع کیا کرتے تھے لیکن اس زمانے میں پیر اور سجادہ نشین طلب علم سے منع کرتے ہیں حالانکہ اگر علم کی زیادتی گمراہی کا سبب ہوتی تو جناب رسول اکرم ﷺ کو حق تعالیٰ قرآن کریم میں ''وقل رب زدنی علما'' کی دُعا تعلیم نہ فرماتا۔ چونکہ اس زمانے کے پیروں کے کردار شریعت کے مخالف ہیں اس لیے اپنے مریدوں کو حصول علم سے روکتے ہیں کیونکہ اگر مرید علم حاصل کرلے گا تو قرآن وحدیث اور جناب رسول اکرم ا کی سنتوں سے واقف ہوجائے گا تو ہمارے اعمال وافعال کو انتہائی مکروہ سمجھے گا اور ہمارے حلقہ ارادت سے باہر ہوجائے گا اگر اسی طرح سے جاہل اور بے علم رہے گا تو ہمارے اعمال وافعال سے تعرض نہ کرے گا اور ہمیشہ ہمارا مرید اور خادم بن رہے گا۔ (تجلیات شیخ ھالیجوی ؒ ص ۹۶)

۳۔ جب کسی پر مصیبت آتی ہے تو اس کی نوعیت تین طرح کی ہوتی ہے، اول غضب الٰہی، دوم گناہوں کی معافی، سوم بلندی درجات۔ ہر نوع اس طرح پہچانی جاتی ہے کہ اگر کسی پر مصیبت آئے اور وہ نالاں ہو جزع وفزع کرنے لگے تو سمجھا جائے گا کہ یہ غضب الٰہی ہے، اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہے۔ اگر مصیبت پر صبر کرے تو سمجھا جائے گا کہ اس کے گناہ معاف ہو رہے ہیں اور اگر مصیبت پر راضی ہوجائے تو سمجھا جائے گا کہ یہ مصائب بلندی درجات کے لئے ہیں۔ (تجلیات شیخ ھالیجوی ؒ ص ۱۱۱)

۴۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آتا ہے اور اس کے دل میں وسواس ڈالتا ہے یہاں تک کہ اس کو یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ پس چاہیے کہ جو کچھ خیال میں کمی کی طرف اس کو شک ہو اسی پر نماز کی نبیاد رکھے مثلاً اگر شک ہو کہ تین رکعتیں پڑھیں ہیں یا چار تو تین رکعت کو شمار کرے چوتھی رکعت پڑھ لے اور سجدہ سہو بھی کرلے۔ (تجلیات شیخ ھالیجوی ؒ ص ۱۱۵)

۵۔ اگر کسی جگہ کوئی درخت ہو پھر اس کو کاٹ دیا جائے لیکن جس شخص نے اس درخت کو دیکھا تھا کاٹ دینے کے بعد بھی اس کے دل میں اس کا تصور آتا ہے کہ یہاں درخت تھا۔ یہ درخت کا تصور جو کہ معدوم ہونے کے بعد بھی قلب میں متصور ہوتا ہے یہ بھی معدوم ہوجائے اس کو صوفیاء کرام کی اصطلاح میں فناء الفناء کہتے ہیں۔ (تجلیات شیخ ھالیجوی ؒ ص ۱۱۶)

۶۔ طالب حق وسالک کو سلوک کے راستے میں بسط وقبض کی حالت سے واسطہ پڑتا ہے۔ بسط کی حالت میں قلب میں عجب وغرور پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے اس لئے قبض کی حالت طاری ہوتی ہے تاکہ سالک کے قلب میں عجب پیدا نہ ہو کیونکہ غرور وخود پنداری راہ سلوک کے خلاف ہے اس لئے طالب حق کو سلوک میں قبض وارد ہو تو دل تنگ نہیں کرنا چاہیے نہ رنجیدہ خاطر ہو کہ یہ حالت قبض مبتدی کے لئے مفید ہے، چونکہ سالک حالت قبض میں اپنے کو کمتر سمجھتا ہے اور تواضع وعاجزی اختیار کرتا ہے اور حق تعالیٰ کی طلب میں استقامت اختیار کرتا ہے اس لئے مقبول بارگاہ رب العزت ہوجاتا ہے اور آخر میں بسط دائمی سے مسرور القلب ہوتا ہے اور رضائے الٰہی حاصل کرلیتا ہے اور یہی دنیا وآخرت سے مقصود ہے۔ (سورہ والضحیٰ میں اس حالت قبض کا ذکر ہے) (تجلیات شیخ ھالیجوی ؒ ص ۱۱۹)

۷۔ اللہ نور السموت والارض، مثل نورہ سے شیٔ علیم تک کی تفسیر کے بارے میں فرمایا کہ مراد طاق سے بندہ مومن کا سینہ ہے اور شیشہ سے مراد مومن کا قلب ہے اور چراغ سے مراد لطیفہ قلبی ہے جو کہ رکھا ہوا ہے شیشہ قلب کے اندر اور زیت (تیل) سے مراد ذکر اللہ ہے جس سے کہ قلب مؤمن منور ہو جاتا ہے۔ جب ذکر اللہ سے قلب مؤمن منور ہو جاتا ہے تو تجلیات حق تعالیٰ مؤمن کے قلب منور پر متجلی ہوتی ہیں یہی نور علی نور

ہے۔(تجلیات شیخ ھالیجویؒ ص ۱۲۳)

۸۔کامل بنو کامل، عامل نہ بنو عامل وہ ہے جو خدا کو اپنی مرضی پر چلانا چاہتا ہے۔کامل وہ ہے جو خود کو خدا کی مرضی پر چلانا چاہتا ہے۔(تجلیات شیخ ھالیجویؒ ص ۱۳۳)

۲۹۔دانش مندی کی تعریف

ایک مرتبہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ دانش مندی کیا تعریف ہے؟

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا جو بھلائی اور برائی میں امتیاز کر سکے۔

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا یہ امتیاز تو جانور بھی کر لیتے ہیں، کیوں کہ جو ان کی خدمت کرتا ہے وہ اس جو ایذا نہیں پہنچاتے اور تکلیف دیتا ہے اس کو کاٹ کھاتے ہیں۔

اس پر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا پھر آپ کے نزدیک دانش مندی کی کیا علامت ہے؟

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا کہ جو دو بھلائیوں میں سے بہتر بھلائی کو اختیار کرے اور دو برائیوں میں سے مصلحتاً کم برائی پر عمل کرے۔(۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۲۰۔مؤلف:نصیر الدین حیدر۔ناشر:مکتبہ القریش،چوک اردو بازار لاہور)

۳۰۔غیرت ایمانی

کسی شخص کی دینار کی تھیلی کھوگئی،اس نے امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پر الزام عائید کرتے ہوئے کہا کہ میری تھیلی آپ نے ہی چرائی ہے۔

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا اس میں کتنی رقم تھی؟

اس نے کہا دو ہزار دینار۔

چنانچہ آپ اسے گھر لے گئے اور دو ہزار دینار دے دیئے۔کچھ دنوں بعد جب اس شخص کو اپنی کھوئی ہوئی تھیلی مل گئی تو اس نے آپ کو پورا واقعہ سناتے ہوئے معافی چاہی اور رقم واپس لینے کی درخواست کی لیکن آپ نے فرمایا کہ ہم کسی کو دے کر واپس نہیں لیتے۔پھر لوگوں کی زبان سے اس شخص کو آپ کا اسم گرامی معلوم ہوا تو سخت شرمندہ ہوا۔(۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۲۱)

۳۱۔سب سے بڑا مال دار اور عالم

ایک مرتبہ کسی نے حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا دنیا میں سب سے بڑا مال دار کون ہے؟

آپ نے فرمایا سب سے بڑا مال دار وہ ہے جو اپنے مال پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہو اور جسے ذرا لالچ نہ ہو۔

پھر پوچھا دنیا میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟

آپ نے فرمایا سب سے بڑا عالم وہ ہے جو دوسروں کے علم سے اپنے علم میں اضافہ کرتا رہے۔

(۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۲۲)

۳۲۔سودخوری اورکم تولنا

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کسی مریض کی مزاج پرسی کے لیے تشریف لے گئے وہ قریب مرگ تھا، آپ نے اسے کلمہ پڑھنے کی تلقین فرمائی لیکن وہ کلمہ پڑھنے کی بجائے بار بار دس اور گیارہ کہتا رہا۔ جب آپ نے زیادہ اصرار کیا تو اس نے کہا میرے سامنے آگ کا ایک پہاڑ ہے جب میں کلمہ پڑھنے کا قصد کرتا ہوں تو وہ آگ میری طرف جھپٹی ہے۔ آپ نے لوگوں سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ یہ سودخور بھی تھا اور کم تولنے والا بھی۔ (۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۴۱)

۳۳۔بے زبان پر رحم

ایک دن حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ کسی کام سے باغیچہ میں پہنچے تو ایک چھوٹے سے پرندے نے ان کے سر پر اڑنا شروع کر دیا، آپ نے اسے پکڑ کر اپنے ہاتھ میں اسے دبایا، اسی وقت ایک چھوٹا سے پرندہ اور آیا اور آپ کے سر پر بیٹھ کر چیخنے لگا، حضرت کو خیال آیا کہ ان کے ہاتھ میں جو پرندہ ہے وہ یا تو اس آنے والے پرندے کا بچہ ہے یا اس کی مادہ ہے، چنانچہ رحم کرتے ہوئے انھوں نے اس پرندے کو آزاد کر دیا۔

اس کے بعد حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوگئے اور ایک سال تک مسلسل بیمار پڑے رہے، پھر آپ نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ بیماری اور کمزوری کی وجہ سے ایک سال سے بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہوں لہٰذا آپ ﷺ میرے لیے دعا فرمائیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا یہ حالت اس پرندے کی شکایت کی وجہ سے ہوئی ہے جو اس نے اللہ کے حضور کی ہے اس لیے مجھ سے کسی قسم کی معذرت بے نتیجہ ہے۔

پھر ایک دن اسی بیماری کے دوران جب آپ تکیے کے سہارے بیٹھے ہوئے تھے تو ایک اژدھا بلی کے بچے کو منہ میں دبائے ہوئے نمودار ہوا، آپ نے اژدھے کو ڈنڈا مارا جس پر بچہ اس کے منہ سے نکل گیا، اسی وقت ایک بلی آکر اس بچے کو اپنے ساتھ لے گئی۔ بلی کے جاتے ہی حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ تندرست ہوگئے اور پھر کھڑے ہو کر نماز بھی ادا کی۔ اسی شب آپ نے نبی کریم ﷺ کی زیارت بھی کی اور عرض کیا حضور ﷺ آج میں بالکل تندرست ہوگیا ہوں۔

اس پر آپ ﷺ نے فرمایا ایک بلی نے اللہ کے حضور تیرا شکریہ ادا کیا ہے۔ (۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۶۱)

۳۴۔گوشہ نشینی

حضرت ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ حضرت خضر علیہ السلام کے شوق دیدار میں روزانہ جنگل میں پہنچ جاتے تھے اور آمدورفت کے دوران تلاوت کرتے رہتے، چنانچہ ایک دن جب آپ جنگل کی طرف چلے تو ایک صاحب اور آپ کے ہمراہ ہوگئے، دونوں راستہ بھر گفتگو کرتے رہے لیکن واپسی کے بعد ان صاحب نے فرمایا کہ میں خضر علیہ السلام ہوں جن سے ملاقات کے لیے آپ بے چین تھے لیکن آج آپ نے میری معیت کی وجہ سے تلاوت بھی ملتوی کر دی اور جب صحبت خضر علیہ السلام تمھیں خدا سے فراموش کر سکتی ہے تو دوسروں کی معیت ذکر

الٰہی سے کیوں دور نہ کردے گی، لہٰذا سب سے بہتر گوشہ نشینی ہے، یہ کہہ کر وہ غائب ہوگئے۔ (۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص: ۵۳)

۳۵۔اسرارِمحبت (ابوالوقت حضرت مولانا منظور احمد شامی رحمتہ اللہ علیہ)

☆......جن جن بزرگوں سے ملاقات ہو ان کی باتوں کو نوٹ کرلینا چاہیے۔ بعض باتیں شرح صدر اور الہامی ہوتی ہیں وہ بعد میں نہیں ملتی۔

☆............جس طرح دوا استعمال کرنے سے طاقت محسوس ہوتی ہے اسی طرح اہل اللہ کے مزارات کے پاس بیٹھنے سے ایک سکون سا جو طاری ہوتا ہے یہ بھی فیض کی ایک قسم ہے۔ دوسری قسم واضح طور پر ایک روشنی کا سینہ کی طرف آنا یا زیارت کا ہونا یا کسی قسم کا حکم ملنا ہے۔ یہ سب اقسام فیض ہیں۔

☆......چار اعلیٰ مقامات یہ ہیں پہلا رضا۔ دوسرا عبدیت کاملہ یعنی رضا الٰہی کے ساتھ اللہ اس بندے سے خدمت بھی لے۔ تیسرا مشاہدہ اور چوتھا فناء فی الفناء ہے جہاں ذاتی تجلی ہوتی ہے اس مقام پر جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں تو ذاتی تجلی کی وجہ سے کچھ نہیں سوال کرسکتا۔ مبہوت ہوجاتا ہے ان چاروں مقاموں کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا چاہیے۔ یاد رہے کہ پہلے دو مقام ہیں اور دوسرے دو حال ہیں۔

☆......بزرگان دین کے ختم ان کے دائمی عمل کا نام ہے ہر بزرگ کا ختم ۵۰۰ مرتبہ غالباً اس لیے ہے کہ ہر نماز کے بعد ایک تسبیح پڑھتے ہوں گے۔ ختم کو پڑھ کر دعا کرنے سے قبولیت ہوتی ہے۔

☆......افضل ترین دعائیں تو قرآن مجید کی ہیں اس لیے کہ یہ انبیاء کرام کے منہ سے نکلی ہیں۔

☆......جنت کے درجات کمال تقویٰ اور کثرت ذکر پر منحصر ہیں۔

☆......تصوف نام ہے دربار الٰہی یا دربار رسالت سے تعلق قائم ہوجانے کا، اگر یہ بات نہ بنے تو پھر تصوف پڑھنے کا کیا فائدہ؟

☆......عملیات کے چلّے میں کامیابی اس صورت میں ہوتی ہے جب عامل کا عمل خود جاری ہو۔ اگر اس نے عمل کرکے چھوڑ دیا ہے تب بھی کامیابی نہیں ہوتی۔

☆......پچاس سال کے بعد یہ بات بتا رہا ہوں کہ نام کا مفرد عدد اگر تخلص کے مفرد عدد سے کم ہو تو اثرات اچھے ہوں گے ورنہ خراب۔ تخلص انجن ہے جس کے تخلص کا مفرد عدد نام کے مفرد عدد سے زیادہ ہوگا تو ظاہری و باطنی فائدے خوب ہوں گے۔

☆......دعا ضرور قبول ہوتی ہے جب وہ خود دُعا کے لیے بلاتے ہیں اور مانگنے کا حکم فرماتے ہیں تو پھر بھلا بلا کر کیا خالی ہاتھ لوٹائیں گے؟ یہ ان کی شان عظمت کے خلاف ہے کیونکہ ان سے زیادہ سچی بات بھلا کس کی ہوسکتی ہے۔؟

☆......ہر عمل کا ثواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بخش دینے سے گویا وہ عمل محفوظ ہوگیا۔

☆......رجال الغیب کے معنی چھپے ہوئے کے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں جو کہ لوگ سمجھتے ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اپنا تعارف خود نہیں کرواتے کہ ہم رجال الغیب میں سے ہیں حالانکہ وہ لوگوں کے سامنے گھومتے پھرتے ہیں۔

☆......جتنا بڑا مرتبہ ہوتا ہے اتنی بڑی آزمائش آتی ہے۔

☆...... لفظ ''سکر'' علماء کے پاس نہیں ہے یہ صوفیاء کے پاس ہے یہ ایک آہنی دیوار ہے جس سے ہم اپنے بزرگوں کا دفاع کرتے ہیں۔

☆...... اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھنا سب اگلے پچھلے بزرگوں کی آخری منزل ہے۔

☆...... حضرت نوح علیہ السلام بیٹے کو بچانا چاہتے ہیں نہیں بچتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بیٹے کو ذبح کرنا چاہتے تھے نہیں ہوتا۔ حالانکہ دونوں پیغمبر ہیں دونوں کی اپنی اولاد ہے دونوں کوشش کر رہے ہیں اس لئے کہ مرضی ان کی چلے گی ہماری نہیں۔

☆...... نیک لوگوں کی طرز پر دُعا کرنا کہ اس میں خلوص اور برکت ہوتی ہے۔ رابعہ بصری تہجد کے وقت دُعا مانگتیں اے اللہ! رات کا آخری پہر ہے دنیا کے بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر لئے ایک آپ کا دروازہ کھلا ہے میں آپ سے آپ ہی کو مانگتی ہوں مجھے اپنا بنا لیجیے۔

☆...... سب سے اونچی طلب ''طلب رضا'' ہے سب سے اونچی تمنا ''دیدار الٰہی'' ہے سب سے اونچی خدمت ''عبدیت'' ہے اور یہی سب سے اونچا مقام ہے۔

☆...... زندگی کے ہر نیک قول و فعل کو ازل تا ابد ہر تسبیح خواں کی طرف سے رکھنا چاہیے یہ ایک راز ہے کاش تم اس کو سمجھو۔

☆...... سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ دُعا کرتے تھے ''میں نہیں کہتا کہ میری نیکی قبول کر لیں بس یہ کہتا ہوں کہ معافی کا قلم میرے گناہوں پر پھیر دیں۔

☆...... علماء، اولیاء باہم بھائی ہیں لیکن اگر علوم شریعت کے بغیر صرف طریقت ہو تو اس کی واردات کو شریعت کے معیار پر تولنا ضروری ہے ورنہ بدعت یا بوئے بدعت لاعلمی اور جہالت ہو جائے گی۔ اور اگر طریقت کے بغیر صرف علوم شریعت ہو تو اس کو طریقت پر پرکھنا بھی ضروری ہے ورنہ اخلاص کا خاتمہ اور تکبر یا بوئے فخر کا اظہار ہو جائے گا۔ دونوں کا متوازن ہونا ضروری ہے بقول حضرت مجددؒ دونوں آنکھوں کا ہونا ضروری ہے۔

☆...... اقوال بزرگوں میں تصوف کے معنی ایک ہزار کے قریب ہیں لباس کے اعتبار سے صوف یعنی اون کا لباس پہنتے ہیں حالات کے اعتبار سے ''صفا'' یا ''صفہ'' سے منسوب ہیں کہ ہر برائی اندرونی یا بیرونی سے مصفیٰ ہو جانا۔

☆...... اگر خلیفہ یا مجاز صاحب تمکین ہو تو اسے تجدیدی بیعت کرنا ضروری نہیں لیکن اہل تلوین ہو تو اسے تجدیدی بیعت کرنا ضروری ہے۔

☆...... اللہ تعالیٰ رنگ ساز ہیں۔ قرآن رنگ ہے۔ علماء رنگ فروش ہیں۔ صوفیا رنگ ریز ہیں۔

☆...... صوفیاء کے ہاں سب سے کڑی محنت قلب اور نفس کی ہے۔

☆...... سالک کو چاہئے کہ رات کے آخری حصے میں تہجد کے لئے اٹھے۔ حضرت لقمانؑ اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہیں ''سحر خیزی میں مرغان سحر کا تجھ پر سبقت لے جانا تیرے لئے باعث ندامت ہے۔

☆...... حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ وفات کے بعد علامہ کتانی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں ملے اور فرمایا ''سب علمی نکات اور معرفت کے اسرار ختم ہو گئے بس دو رکعت نفل تہجد کام آئے۔

۳۶۔ خدمت کی عظمت

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک پڑوسی یہودی تھا۔ وہ کہیں باہر چلا گیا تو بیوی غربت کی وجہ سے گھر میں چراغ بھی روشن نہ

کرسکی،اندھیرے کی وجہ سے اس کا بچہ ساری رات روتا رہتا تھا۔آپ کو معلوم ہوا تو آپ ہر رات اندھیرے میں اس کے ہاں (دیوار پر) چراغ رکھ آتے۔جب یہودی واپس آیا تو بیوی نے سارا واقعہ سنایا،جسے سن کر یہودی بولا کس قدر افسوس ناک بات ہے کہ اتنا عظیم بزرگ ہمارا پڑوسی ہو اور ہم گمراہی میں زندگی بسر کریں،چنانچہ میاں بیوی دونوں نے حاضر ہو کر اسلام کو قبول کرلیا۔(۸۶۷ حکایات اولیائے کرام۔ص:۶۳)

۳۷۔اَسلاف کی ریاضتیں

تھے تو آباء وہ تمھارے ہی،مگر تم کیا ہو!

ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو (بانگ درا)

☆......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

آپ فرماتے ہیں کہ میں بارہ ہزار مرتبہ استغفار پڑھتا ہوں۔اور ایک دھاگہ آپ کے پاس تھا جس میں ایک ہزار گرہ لگی ہوئیں تھیں رات کو اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک اس کو سبحان اللہ کے ساتھ پورا نہیں کرلیتے تھے۔(حکایات صحابہ۔ص ۱۰۳)

☆......حضرت زید بن سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

آپ غزوات میں شرکت کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکے۔نبی کریمؐ کے وصال کے بعد اس کی تلافی کے لئے آپ نے چالیس سال مسلسل (سوائے عید کے) روزے رکھے۔(اسوۃ الصالحین)

☆......حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

آپ روزانہ ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے۔تہجد سفر یا حضر میں کبھی ناغہ نہیں ہوئی۔(فضائل نماز۔ص ۸۶)

☆......حضرت سلیم بن عتر رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا معمول تھا کہ ہر شب میں تین ختم قرآن مجید کے کرتے تھے۔(فضائل قرآن۔ص ۵۱)

☆......حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ

روتے روتے آپ کی آنکھیں خراب ہوگئی تھیں۔رمضان میں مغرب وعشاء کے درمیان قرآن مجید ختم کرتے تھے اور کعبہ کے اندر جا کر ہر رکعت میں ایک قرآن مجید ختم کرتے تھے۔(الطبقات الکبریٰ۔ص۔۹۶)

☆......حضرت منصور بن المعتمر رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے ساٹھ سال تک دن کو روزے رکھے اور رات کو کھڑے ہو کر عبادت کی اور رات بھر اس قدر رویا کرتے تھے کہ ان کے گھر کے لوگوں کو ان پر رحم آتا تھا۔(الطبقات الکبریٰ۔ص۔۱۰۰)

☆......امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

آپ عموماً راتوں کو سارا قرآن مجید پڑھا کرتے تھے جس جگہ آپ نے رحلت کی وہاں انھوں نے سات ہزار مرتبہ قرآن ختم کیا تھا۔

(الطبقات الکبریٰ ص۔۱۱۷)

☆......امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

آپ رات کے قیام کو کبھی ترک نہ کرتے تھے اور شب و روز میں ایک قرآن مجید کا ختم کرتے اور اس کو لوگوں سے مخفی رکھتے تھے۔ اکثر سالن کے بجائے سرکہ ہی پر اکتفا کرتے تھے۔ آپ کا وظیفہ ہر شب و روز میں تین سو رکعتیں تھیں مگر جب کوڑوں سے پٹے تو بدن کمزور ہو گیا اس لئے ہر رات اور دن میں ڈیڑھ سو رکعتیں پڑھتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ ص ۱۱۹)

☆......حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

آپ روزانہ دو ختم قرآن مجید کرتے تھے۔ (فلاح دین و دنیا)

☆......حضرت ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے اٹھائیس ہزار ختم (قرآن مجید) کئے ہیں۔ (الطبقات الکبریٰ ص ۱۳۳)

☆......حضرت وکیع بن الجراح رحمۃ اللہ علیہ

آپ صائم الدھر تھے اور ہر رات کو قرآن مجید ختم کرتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ ص۔ ۱۳۴)

☆......حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ عشاء سے تہجد تک دو قرآن مجید ختم کرتے۔ تہجد میں ایک سو بیس بار یٰسٓ پڑھتے۔ فجر کی سنت اور فرض کے درمیان اکتالیس بار مزمل پڑھتے۔ عصر سے مغرب تک درود شریف پڑھتے۔ (اللھم ص 272ھ)

☆......حضرت معاذہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا

آپ رات میں چھ سو رکعتیں پڑھتی تھیں اور چالیس سال تک انھوں نے نگاہ اٹھا کر آسمان کی طرف نہ دیکھا تھا۔

(الطبقات الکبریٰ ص۔ ۱۳۸)

☆......حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے چالیس سال تک فجر کی نماز عشاء کے وضو سے ادا کی اور پندرہ سال تک بعد نماز عشاء ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر اور ایک ہاتھ سے دیوار کی میخ کو پکڑ کر صبح تک قرآن مجید ختم کیا اور تین دن سے چالیس دن تک بسا اوقات نہ کھایا نہ پیا اور نہ سونے کی نوبت آئی۔ (اخبار الاخیار)

☆......حضرت شیخ نور الدین شونی رحمۃ اللہ علیہ

آپ روزانہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے۔ (فیضان سنت ص ۱۵۵)

☆......حضرت شیخ احمد روادی رحمۃ اللہ علیہ

آپ روزانہ چالیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ (فیضان سنت ص ۱۵۵)

☆......مولانا جلال الدین مانکپوری رحمۃ اللہ علیہ

آپ ہر روز اکتالیس (41) مرتبہ سورہ یٰسٓ پڑھتے تھے۔ (انوار صوفیہ)

☆......حضرت سعید ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے پچاس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی اور چالیس سال تک جماعت کا کوئی فریضہ ناغہ نہ کیا اور تیس سال تک مؤذن سے پہلے مسجد میں موجود ہوتے تھے۔(طبقات اولیاء)

☆......حضرت ابن موفق رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے واسطے ستر حج کیے۔(نور الصدور)

۳۸۔شریعت کی اہمیت

ایک مرتبہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کسی بزرگ سے نیاز حاصل کرنے پہنچے، جس وقت آپ ان کے نزدیک جا بیٹھے تو دیکھا کہ انھوں نے قبلہ کی جانب تھوک دیا، یہ دیکھ کر آپ ملاقات کیے بغیر واپس آگئے اور لوگوں سے فرمایا اگر وہ بزرگ مدارج طریقت کو جانتا تو شریعت کے منافی کام نہ کرتا۔آپ کے ادب کا یہ عالم تھا کہ مسجد جاتے وقت راستے میں بھی نہ تھوکتے تھے۔(۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۷۸)

۳۹۔عاجزی

ایک مرتبہ حضرت عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کے ہمراہ کہیں تشریف لے جارہے تھے کہ کسی نے انجانے میں اپنی چھت سے راکھ پھینکی جو ساری آپ کے اوپر پڑی، یہ دیکھ کر مریدوں نے بہت پیچ وتاب کھائے مگر آپ نے فرمایا یہ بہت قابل شکر امر ہے کہ جو سر آگ کا سزاوار تھا اس پر صرف راکھ ہی پڑی۔(۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۸۶)

۴۰۔ماں کی خدمت

حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک اور بھی بھائی تھے۔اگر آپ رات بھر عبادت میں مشغول رہتے تو دوسرے بھائی ساری رات ماں کی خدمت گزاری کرتے رہتے۔ایک دن جب دوسرے بھائی کا نمبر خدمت کرنے کا تھا تو اس نے آپ سے کہا کہ اگر آپ آج رات میرے بجائے والدہ کی خدمت میں رہ جائیں تو میں رات بھر عبادت کرلوں۔چنانچہ آپ نے ان کی اجازت دے دی اور خود ساری رات والدہ کی خدمت میں رہے، لیکن اسی شب عبادت کے دوران آپ کے بھائی نے یہ ندا سنی ہم نے تمھارے بھائی کی مغفرت کرنے کے ساتھ تمھیں بھی ان کے طفیل بخش دیا۔یہ سن کر انہیں سخت حیرت ہوئی اور اللہ تعالیٰ سے عرض کیا یا اللہ میں تو تیری عبادت کررہا ہوں اور وہ ماں کی خدمت گزاری میں ہے پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ میری مغفرت کی بجائے اس کی مغفرت کرکے مجھے اس کا طفیلی بنایا گیا۔ندا آئی ہمیں تیری عبادت کی حاجت نہیں بلکہ محتاج ماں کی خدمت کرنے والے کی اطاعت ہمارے لیے خوشی کا سبب ہے۔(۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۹۰)

۴۱۔طیّب کا فقدان

ایک دن حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں چند سید بغرض ملاقات پہنچے، آپ ان کے ساتھ بے حد احترام وتعظیم کے پیش

آئے، اسی وقت آپ کا ایک شریر بچہ گستاخانہ طور پر رباب بجاتا ہوا باہر نکلا۔ اس کی یہ حرکت سادات کو بہت بری لگی، آپ نے ان سے فرمایا اس بچے کی گستاخی نظرانداز فرمائیں کیونکہ اس بچہ کا نطفہ اس رات قائم ہوا تھا جب میرے ہمسایہ کے یہاں بادشاہ کے پاس سے کھانا آیا تھا اور اس ہمسائے نے وہ کھانا مجھے بھی کھلایا تھا اسی وجہ سے یہ بچہ گستاخ پیدا ہوا۔ (۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۹۸)

۴۲۔ کمال احتیاط

حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے ایک پالتو مرغا پکا کر آپ کو کھانے کے لیے کہا تو آپ نے فرمایا اس مرغے نے ایک دن ہمسائے کی چھت پر جا کر چند دانے کھالیے تھے اس لیے میں اس کا گوشت نہیں کھا سکتا۔ (۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۱۰۰)

۴۳۔ دو تھیلیاں

کسی شخص نے اشرفیوں کی دو تھیلیاں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ارسال کرتے ہوئے یہ پیغام بھیجا کہ آپ میرے والد کے دوست ہیں اور وہ اب فوت ہو چکے ہیں لیکن ان کی پاکیزہ کمائی میں سے یہ تھیلیاں ارسال خدمت ہیں، آپ ان کو اپنے اخراجات کے لیے قبول فرمالیں۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تھیلیاں واپس بھیجتے ہوئے یہ پیغام بھیجا تمھارے والد سے میرے تعلقات صرف دین کے لیے تھے نہ کہ دنیا کے لیے۔

اس واقعہ کی اطلاع آپ کے صاحبزادے کو ہوئی تو عرض کیا میں عیالدار ہوں اگر یہ رقم آپ مجھے دے دیتے تو میرے بہت سے کام نکل سکتے تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا میں دینی تعلقات کو دنیاوی معاوضہ میں فروخت نہیں کرسکتا، البتہ اگر وہ شخص خود رقم تم کو دے دے تو خرچ کرسکتے ہو۔ (۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۱۴۵)

۴۴۔ مقروض کی دیوار

ایک شخص امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقروض تھا۔ اس شخص کے علاقے میں کسی کی موت واقع ہوگئی اور جب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نماز جنازہ کے لیے وہاں پہنچے تو ہر طرف دھوپ پھیلی ہوئی تھی موسم گرم تھا لیکن آپ کے مقروض کی دیوار کا سایہ تھا لوگوں نے کہا آپ یہاں سائے میں تشریف لے آئیں۔ آپ نے فرمایا صاحب خانہ میرا مقروض ہے اس لیے اس کے مکان کے سایہ سے استفادہ کرنا میرے لیے جائز نہیں کیوں کہ حدیث میں ہے قرض کی وجہ سے جو نفع بھی حاصل ہو وہ سود ہے۔ (۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۱۶۴)

۴۵۔ تقویٰ

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت صالح رحمۃ اللہ علیہ اصفہان کے قاضی تھے۔ ایک مرتبہ خادم نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت صالح رحمۃ اللہ علیہ کے باورچی خانے سے خمیر لے کر روٹی تیار کی اور جب یہ روٹی امام صاحب کے سامنے آئی تو آپ نے پوچھا کہ یہ اس قدر گداز (نرم) کیوں ہے؟ خادم نے سارا حال بیان کر دیا تو فرمایا کہ جو اصفہان کا قاضی رہا ہو اس کے یہاں سے خمیر کیوں لیا؟ لہٰذا یہ روٹی میرے کھانے کے لائق نہیں اور یہ کسی فقیر کے سامنے پیش کر کے بتا دینا

کہ اس روٹی میں خمیر تو صالح کا ہے اور آٹا احمد بن حنبل کا اگر تمھاری طبیعت گوارا کرے تو لے لو۔

جب چالیس یوم تک کوئی سائل ہی نہ آیا اور روٹیوں میں بدبو پیدا ہوگئی تو خادم نے دریائے دجلہ میں پھینک دیں۔لیکن امام صاحب نے اس دن سے دریائے دجلہ کی مچھلی نہیں کھائی۔(۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۱۶۴)

۴۶۔اسمائے الٰہی سے محبت

ایک مرتبہ جنگل میں حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کو چند پرانے دوست مل گئے اور اتفاق سے وہاں ایک خزانہ برآمد ہوگیا۔جس میں ایک تختہ تھا جس پر اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ کنندہ تھے اور جس وقت وہ خزانہ تقسیم ہونے لگا تو آپ نے اپنے حصہ میں وہ تختہ لے لیا اور ایک رات خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ اے ذوالنون سب نے دولت تقسیم کی اور تم نے ہمارے نام کو پسند کیا جس کے عوض ہم نے تیرے اوپر علم وحکمت کے دروازے کشادہ کر دیئے۔(۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۱۶۷)

۴۷۔آیت کریمہ

اس دنیا میں انسان کو بعض اوقات بڑے مصائب اور مشکلات سے سابقہ پڑتا ہے۔اس میں خیر کا خاص پہلو یہ ہے کہ ان ابتلاآت اور مجاہدات کے ذریعے اہل ایمان کی تربیت ہوتی ہے اور یہ ان کے لئے انابت الی اللہ اور تعلق باللہ میں ترقی کا وسیلہ بنتے ہیں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مواقع کے لئے جو دعائیں تعلیم فرمائیں ہیں وہ مصائب ومشکلات سے نجات کا وسیلہ بھی ہیں اور قرب خداوندی کا ذریعہ بھی۔ان میں ایک دعا آیت کریمہ بھی ہے۔

☆......حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذوالنون (اللہ کے پیغمبر یونس علیہ السلام) جب سمندر کی ایک مچھلی کا لقمہ بن کر اس کے پیٹ میں پہنچ گئے تھے تو اس وقت اللہ کے حضور ان کی دعا اور پکار یہ تھی:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

(تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو بے عیب ہے بیشک میں بے انصافوں میں سے تھا)(سورہ الانبیاء۔۸۷)

جو بندہ اپنے کسی معاملہ اور مشکل میں ان کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قبول ہی فرمائے گا۔(مسند احمد۔جامع ترمذی۔معارف الحدیث۔ج ۵۔ص ۲۲۸)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ (دعا) حضرت یونس علیہ السلام کے لئے ہی خاص تھی یا تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے لئے خاص اور تمام مسلمانوں کے لئے عام۔جو بھی یہ دعا کرے۔کیا تم نے قرآن میں نہیں پڑھا کہ ہم نے اس کی دعا قبول کی۔اسے غم سے چھڑایا اور اسی طرح ہم مومنوں کو چھڑاتے ہیں۔پس جو بھی اس دعا کو کرے اس سے اللہ کا قبولیت کا وعدہ ہو چکا ہے۔(تفسیر ابن کثیر۔سورہ الانبیاء)

تشریح:

حضرت یونس علیہ السلام کی اس دعا میں بظاہر تو صرف اللہ کی توحید وتسبیح اور اپنے قصوروار ہونے کا اعتراف ہے لیکن فی الحقیقت یہ اللہ

کے حضور میں اظہار ندامت اور استغفار وانابت کا بہترین انداز ہے اور اس میں اللہ کی رحمت کو کھینچ لینے کی خاص تاثیر ہے۔(معارف الحدیث۔ج ۵۔ص ۲۲۹)

☆......سنو! جو بھی مسلمان جس کسی معاملے میں جب کبھی اپنے رب سے یہ دعا کرے اللہ تعالیٰ اسے ضرور قبول فرماتا ہے۔(تفسیر ابن کثیر۔سورہ الانبیاء)

☆......ابن ابی حاتم میں ہے جو بھی حضرت یونس علیہ السلام کی اس دعا کے ساتھ دعا کرے اس کی دعا ضرور قبول کی جائے گی۔ (تفسیر ابن کثیر۔سورہ الانبیاء)

☆......ابن جریر میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا وہ نام جس سے وہ پکارا جائے تو قبول فرمالے اور جو مانگا جائے وہ عطا کرے وہ حضرت یونس بن متی کی دعا میں ہے۔(تفسیر ابن کثیر۔سورہ الانبیاء)

☆......ابن ابی حاتم میں ہے۔کثیر بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ ابوسعید! اللہ کا وہ اسم اعظم کہ جب اس کے ساتھ اس سے دعا کی جائے اللہ تعالیٰ قبول فرمالے اور اس کے ساتھ اس سے سوال کیا جائے تو وہ عطا فرمائے کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ برادر زادے! کیا تم نے قرآن کریم میں اللہ کا یہ فرمان نہیں پڑھا؟ پھر آپ نے یہی دو آیتیں (سورہ الانبیاء۔۸۷۔۸۸) تلاوت فرمائیں اور فرمایا بھتیجے یہی اللہ کا وہ اسم اعظم ہے کہ جب اس کے ساتھ دعا کی جائے قبول فرماتا ہے اور جب ا س کے ساتھ اس سے مانگا جائے وہ عطا کرتا ہے۔(تفسیر ابن کثیر۔سورہ الانبیاء)

آیت کریمہ تمام غموں، مصیبتوں اور تنگیوں کے لئے ایک اکسیری تحفہ ہے۔اس کی برکت سے مشکلات حل ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔اس لئے کہ اس میں اسم ''سبحان'' ہے جو ہمیشہ خارق العادات پر بولا گیا ہے اور یہ ایسا اسم ہے جس کا کوئی عکس اللہ کے سوا کسی اور پر نہیں ہوتا کیونکہ ذات باری تعالیٰ کے بعد ہر چیز نقص دار ہے اور جو نقص دار ہے وہ ظلمت ہے اور ظلمت کی آخری حد بھی محدود ہے اور ''سبحان'' لا محدود ہے اس لئے جب اس اسم کی تجلی ظلمت پر پڑے گی تو لامحدود کے سامنے محدود ڈھ نہیں سکتا۔

☆......ایک حدیث میں ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اگر بیمار آیت کریمہ کو 40 مرتبہ پڑھے اگر صحت ملی تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے پاک فرمادیں گے اگر موت آگئی تو قیامت کے دن اسے شہداء کی صف میں کھڑا کریں گے۔

(اللھم۔از مولانا منظور احمد شامیؒ)

۴۸۔قرب الٰہی

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں کوہ لبنان کے ایک غار میں ایک بزرگ کو دیکھا،ان کا سر اور داڑھی بالکل سفید اور سر کے بال غبار آلودہ ہیں اور وہ نہایت لاغر ہیں اور نماز میں مشغول ہیں۔جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے سلام کیا،انھوں نے سلام کا جواب دے کر پھر نیت باندھ لی۔

اسی طرح عصر تک نماز میں مشغول رہے اور پھر ایک پتھر کے سہارے بیٹھ گئے اور سبحان اللہ،سبحان اللہ پڑھنے لگے اور مجھ سے کوئی گفتگو نہ کی،اس پر میں نے خود ہی ان سے مخاطب ہوتے ہوئے عرض کیا حضرت میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے۔فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ کو

اپنے قرب سے مانوس فرمادے۔میں نے عرض کیا کچھ اور فرمائیے؟

فرمایا بیٹا! جسے اللہ تعالیٰ اپنے قرب سے مانوس کر دیتا ہے اسے چار خصلتیں عطا فرماتا ہے:

۱۔عزت بغیر خاندان کے۔ ۲۔علم طلب کیے بغیر۔ ۳۔سخاوت بغیر مال و دولت کے۔ ۴۔انس بغیر کسی جماعت کے۔

یہ کہہ کر زور سے چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے اور پورے تین دنوں کے بعد ہوش میں آئے،ہوش میں آتے ہی وضو کیا اور مجھ سے پوچھ کر سب فوت شدہ نمازوں کی قضا کی۔پھر مجھ کو سلام کرنے کے بعد رخصت ہونے لگے تو میں نے عرض کیا حضرت میں تو تین دنوں تک اسی امید پر پڑا رہا کہ شیخ کچھ اور نصیحت فرمائیں گے۔

تو فرمایا اپنے مولا کو دوست رکھ اور اس کے بدلے کسی کی چاہت نہ کر،کیوں کہ اللہ تعالیٰ کو دوست رکھنے والے ہی تمام بندوں کے سرتاج اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور خالص بندے ہیں۔اتنا کہنے کے بعد چیخ ماری اور جان بحق ہو گئے۔کچھ دیر بعد عابدوں کی ایک جماعت پہاڑ سے اتری اور تجہیز و تکفین کرنے میں مشغول ہوگئی،جب وہ لوگ دفن کر چکے تو میں نے ان سے بزرگ کا نام پوچھا؟انھوں نے بتایا کہ شیبان مصاب رحمۃ اللہ علیہ تھے۔(۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۱۸۳)

۴۹۔ظالم کا معاون

کسی مجوسی نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو گرفتار کرلیا اور انہیں میں سے ایک ظالم مجوسی نے آپ سے کہا میرا قلم بنادیجیے۔

آپ نے فرمایا میں ہرگز نہیں بنا سکتا۔جب اس مجوسی نے قلم نہ بنانے کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ محشر میں فرشتوں سے کہا جائے گا کہ ظالموں کو ان کے معاونین کے ہمراہ اٹھاؤ،لہٰذا میں ایک ظالم کا معاون نہیں بن سکتا۔(۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۱۹۰)

۵۰۔بہشتی کی دعا

ایک مرتبہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ بازار سے گزر رہے تھے کہ آپ نے ایک بہشتی (پانی پلانے والا) کو کہتے ہوئے سنا ’’اے اللہ! جو میرا پانی پی لے تو اس کو بخش دے‘‘

چنانچہ آپ نے نفلی روزے کے باوجود پانی پی لیا اور جب لوگوں نے کہا کہ آپ کا تو روزہ تھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے بہشتی کی دعا پر پانی پی لیا۔پھر انتقال کے بعد کسی نے آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

آپ نے فرمایا بہشتی کی دعا مغفرت کر دی۔(۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۱۹۱)

۵۱۔فتویٰ اور تقویٰ

ایک مرتبہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بازار میں چل رہے تھے کہ آپ کے کپڑوں پر گرد و غبار کے کچھ ذرات لگ گئے۔اس پر آپ نے دریائے دجلہ پر جا کر کپڑوں کو پاک کیا،اور جب لوگوں نے پوچھا کہ آپ کے نزدیک تو اتنی نجاست تو پاک ہے پھر آپ نے کپڑا کیوں پاک کیا؟

آپ نے فرمایا وہ فتویٰ ہے اور یہ تقویٰ ہے۔(۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۱۹۶)

۵۲۔تعظیم

ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ دریا کے کنارے وضو فرمارہے تھے اور وہیں ایک شخص بلندی پر بیٹھا ہوا وضو کر رہا تھا لیکن آپ کو دیکھ کر تعظیماً نیچے آگیا۔پھر اس شخص کے انتقال کے بعد کسی نے اسے دیکھ کر حال پوچھا تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ محض اس تعظیم کی وجہ سے جو میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے وضو کرتے وقت کی تھی،مغفرت فرمادی۔(۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۲۰۰)

۵۳۔کرامت

ایک شخص دس سال تک حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا،ایک دن عرض کیا حضور اتنی مدت آپ کی خدمت میں رہا ہوں مگر آپ کی کرامات نہیں دیکھ سکا۔حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم نے اس مدت میں کوئی کام خلاف شریعت مجھ سے سرزد ہوتے ہوئے دیکھا ہے؟اس نے عرض کیا نہیں ۔آپ نے فرمایا اس سے بڑی کرامت اور کیا ہوسکتی ہے ۔(۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۲۴۵)

۵۴۔کمزوری حافظہ

ایک مرتبہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاد حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے شکایت کی کہ میرا حافظہ کمزور ہے کوئی تدبیر بتائیے کہ میرا حافظہ ٹھیک ہوجائے؟

انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ سے بچو،یہی حافظہ کا علاج ہے،علم اللہ تعالیٰ کا ایک نور ہے اور یہ نور ان کو نہیں دیا جاتا جنھوں نے گناہوں سے اپنی زندگی گندی کرلی ہو۔(۷۶۸ حکایات اولیائے کرام۔ص:۲۶۲)

۵۵۔دس چیزیں

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک بزرگ کا فرمودہ ہے کہ یہ دس چیزیں اپنے مقابل کی دس چیزوں کو کھالیتی ہیں:

اول:توبہ گناہوں کو کھاجاتی ہے۔ دوم:جھوٹ رزق کو چٹ کرجاتا ہے۔ سوم:غیبت عمل کو کھاجاتی ہے۔

چہارم:غم عمر کو کم کردیتا ہے۔ پنجم:صدقہ بلا کو کھا کر دور کردیتا ہے۔ ششم:غصہ عقل کو کھاجاتا ہے۔

ہفتم:پشیمانی سخاوت کو کھاجاتی ہے۔ ہشتم:تکبر علم کو کھاجاتا ہے۔ نہم:نیکی بدی کو کھاجاتی ہے۔

دہم:وہم،ظلم عدل کو کھاجاتا ہے۔(۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۲۱۹)

۵۶۔پانچ چیزیں

حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہم نے پانچ چیزیں طلب کیں لیکن ان پانچ چیزوں کو پانچ دوسری چیزوں میں پایا:

اول:روزی کی برکت طلب کی وہ نماز چاشت میں ملی۔ دوم:قبر کی روشنی طلب کی اسے تہجد کی نماز میں پایا۔

سوم:منکر نکیر کے سوالوں کا جواب طلب کیا تو اسے قرأت وقرآن میں پایا۔ چہارم:ہم نے پل صراط کا پار ہونا طلب کیا تو اسے

روزہ وصدقہ میں پایا۔ پنجم: ہم نے عرش کا سایہ طلب کیا تو اسے خلوت میں پایا۔(۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۳۵۹)

۵۷۔گوہر نایاب کی خریداری

حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا لوگوں نے مجھے یہ بتایا ہے کہ آپ کے پاس ایک گوہر نایاب ہے، لہٰذا آپ یا تو اس کو میرے ہاتھ قیمتاً فروخت کر دیں یا پھر بغیر قیمت کے دے دیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر میں وہ گوہر نایاب فروخت کرنا چاہوں تو تم خرید نہیں سکتے، کیوں کہ تمھارے اندر قوت خرید نہیں ہے اور اگر مفت دے دوں تو تم اس کی قدر و قیمت نہ سمجھ سکو گے کیونکہ بلا محنت حاصل کردہ شے کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی، لہٰذا اگر تم وہ گوہر حاصل کرنا چاہتے ہو تو بحر توحید میں غرق ہو کر فناہ ہو جاؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ تمھارے او پر صبر اور انتظار کے دروازے کشادہ کر دے گا اور جب تم دونوں کو برداشت کرنے کے قابل ہو جاؤ گے تو وہ گوہر تمھارے ہاتھ لگ جائے گا۔

پھر حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا تو مجھے اس سلسلہ میں کیا کرنا چاہیے؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم ایک سال تک گندھک بیچتے پھرو۔

چنانچہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ ایک سال تک گندھک بیچنے کے بعد حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اب ایک سال تک بھیک مانگو۔

چنانچہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی کیا اور بغداد کے ہر دروازے پر جا کر بھیک مانگی، لیکن کبھی آپ کو کسی نے کچھ نہ دیا اور جب اسکی شکایت آپ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کی تو انھوں نے مسکرا کر فرمایا اب تو شاید تم کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ مخلوق کے نزدیک تمھاری کوئی قیمت نہیں۔ لہٰذا کبھی مخلوق سے دل بستگی کا خیال نہ کرنا اور نہ کبھی کسی چیز پر مخلوق کو فوقیت دینا۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو حکم دیا چونکہ تم نہاوند کے امیر رہ چکے ہو لہٰذا وہاں جا کر ہر شخص سے معافی مانگو۔

چنانچہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے نہاوند جا کر ایک ایک بچے، بوڑھے اور جوان سے معافی مانگی۔ اس دوران ایک شخص آپ کو نہ ملا تو آپ نے اس کے بدلے میں ایک لاکھ درہم خیرات کیے لیکن اس کے باوجود دل میں خلش باقی رہ گئی اور جب دوبارہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے فرمایا ابھی تمھارے دل میں دنیا کی محبت باقی ہے اس لیے ایک سال تک اور بھیک مانگتے رہو۔

چنانچہ آپ نے ایک سال تک اور بھیک مانگی اور اس دوران جو کچھ ملتا وہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لا فقراء میں تقسیم کر دیتے اور خود بھوکے رہتے۔ پھر سال کے خاتمہ پر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے وعدہ کیا کہ اب تمھیں اپنی صحبت میں رکھوں گا بشرطیکہ تمھیں فقراء کی خدمت گزاری منظور ہو، چنانچہ ایک سال تک فقراء کی خدمت گزاری میں مشغول رہے۔

پھر ایک دن حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب تمھارے نزدیک نفس کا کیا مقام ہے؟

تو حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا میں خود کو تمام مخلوقات سے کم تر تصور کرتا ہوں۔ یہ سن کر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اب تمھارے ایمان کی تکمیل اور پختگی ہوگئی ہے۔(۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۲۶۷)

۵۸۔محنت ومزدوری

حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ ایندھن کا ایک گٹھا سر پر اٹھائے چلے جارہے ہیں، تو عرض کیا آپ کب تک اس کسب کا بار اٹھائے رہیں گے، آخر تو آپ کے بھائی بھی اس محنت ومشقت میں آپ کا ساتھ دینے کو تیار ہیں۔

حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چپ رہیے، حدیث شریف میں ارشاد ہوا ہے کہ بہشت اس شخص پر واجب ہوجاتی ہے جو اپنی محنت ومزدوری پر قائم رہتا ہے اور مشقت کی ذلت برداشت کرتا ہے۔(۷۸۶ حکایات اولیائے کرام۔ص:۳۶۳)

۵۹۔غرور وتکبر سے گناہ

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خواہش نفسانی سے جو گناہ ہوتا ہے اس کی بخشش کی امید ہے اور جو گناہ غرور وتکبر سے ہوتا ہے اس کی بخشش کی امید نہیں، اس لیے کہ ابلیس کا گناہ اصلاً تکبر کی وجہ سے تھا اور حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش دراصل خواہش نفسانیہ کی وجہ سے تھی۔(اس لیے ابلیس کا گناہ بخشا نہ گیا اور حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش معاف ہوگئی)

منبہات مترجم اردو۔ص:۷۔تالیف: علامہ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ناشر: ادارہ تحقیقات ونشریات اسلامی جامعہ عالیہ عربیہ ہمئو، انڈیا)

۶۰۔نصف عقل، علم، معیشت

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ لوگوں سے محبت کے ساتھ پیش آنا نصف عقل ہے اور اچھے انداز سے سوال کرنا نصف علم ہے اور اچھی تدبیر کرنا نصف معیشت ہے۔(منبہات۔ص:۱۲)

۶۱۔عقل مند کے لیے مناسب

حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ زبور میں یہ حکم موجود ہے کہ عقل مند کے لیے مناسب ہے کہ تین چیزوں کے سوا کسی میں مشغول نہ ہو۔ ۱۔آخرت کے لیے توشہ جمع کرنا۔ ۲۔معاش کے لیے محنت ومشقت کرنا۔ ۳۔حلال چیزوں سے لذت حاصل کرنا۔(منبہات۔ص:۱۳)

۶۲۔خلیل

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کسی نے عرض کیا کس سبب سے اللہ نے آپ کو خلیل بنایا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا تین چیزوں کی وجہ سے، (۱) میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو دوسروں کے حکم پر ترجیح دی۔(۲) اس چیز کے بارے میں فکر نہیں کیا جس کا ذمہ اللہ نے لے لیا ہے۔(۳) میں نے مہمان کے بغیر نہ صبح کا کھانا کھایا نہ شام کا۔(منبہات۔ص:۱۵)

۶۳۔اولین وآخرین کا علم

بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے حصول علم کے لیے نکلنے کا ارادہ کیا، جب یہ خبر اس وقت کے نبی کو پہنچی تو انھوں نے اس آدمی کو بلایا اور کہا اے جوان! میں تجھ کو تین خصلتوں کی نصیحت کرتا ہوں اس میں اولین وآخرین کا علم ہے،(۱) پوشیدہ اور ظاہر ہر حال میں اللہ سے ڈرو۔(۲) اپنی زبان کو مخلوق کی برائی کرنے سے روک لو ان کا ذکر صرف بھلائی سے کرو۔(۳) جو خوراک تم کھاتے ہو اس کو دیکھ لو وہ صرف حلال ہو۔ان نصیحتوں کو سن کر اس شخص نے باہر جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔(منبہات ۔ص:۱۶)

۶۴۔ ۸۰ صندوق علم

بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ۸۰ صندوق علم جمع کیا لیکن اپنے علم سے مستفید نہ ہوا،اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے نبی علیہ السلام کو وحی کی کہ آپ اس جمع کرنے والے سے کہیں کہ جب تک تو تین چیزوں پر عمل نہیں کرے گا یہ کثیر علم فائدہ نہیں پہنچائے گا۔(۱) دنیا سے محبت نہ کر کیونکہ یہ مؤمنوں کا گھر نہیں ہے۔(۲) شیطان سے دوستی نہ کر کیونکہ وہ مؤمنوں کا دوست نہیں ہے۔(۳) کسی کو تکلیف نہ دے کیونکہ یہ مؤمنین کا شیوہ نہیں ہے۔(منبہات ۔ص:۱۶)

۶۵۔تباہی و بربادی کے کام

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ تم سے پہلے جو لوگ تباہ و برباد ہوئے ہیں وہ تین خصلتوں کی بنا پر ہوئے ہیں۔(۱) فضول کلام سے۔(۲) زیادہ کھانے سے۔(۳) زیادہ سونے سے۔(منبہات ۔ص:۱۸)

۶۶۔طریقہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس کے پاس اللہ کا طریقہ،اس کے رسول ﷺ کا طریقہ اور اس کے اولیاء کا طریقہ نہ ہو تو اس کے پاس کچھ نہیں۔کسی نے پوچھا کہ اللہ کا طریقہ کیا ہے؟ تو فرمایا راز کا چھپانا۔اور پوچھا گیا کہ رسول ﷺ کا طریقہ کیا ہے؟ تو فرمایا کہ لوگوں سے میل جول رکھنا۔اور پوچھا گیا کہ اولیاء کا طریقہ کیا ہے تو فرمایا لوگوں کی تکلیفوں کو برداشت کرنا۔

پہلے زمانے کے لوگ تین چیزوں کی نصیحت کرتے تھے اور اس کو لکھ لیتے تھے وہ تین چیزیں یہ ہیں،(۱) جو شخص آخرت کا کام کرے گا اللہ اس کے دین و دنیا کے کام بنا دے گا۔(۲) جو اپنا باطن درست کرلے گا اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو بھی درست کر دے گا۔(۳) جس نے اپنا معاملہ اللہ کے ساتھ درست کرلیا تو اللہ اس کا معاملہ لوگوں کے ساتھ درست کر دے گا۔(منبہات ۔ص:۱۸)

۶۷۔چھوٹا گناہ اور چھوٹی نیکی

اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کی طرف وحی کی اور فرمایا کہ اے عزیر! جب تم کوئی صغیرہ گناہ کرو تو اس کے چھوٹے پن کو نہ دیکھو بلکہ اس کو دیکھو جس کے حکم کے خلاف تم نے گناہ کیا ہے اور جب تم کو کوئی معمولی خیر ملے تو اس کے چھوٹے پن کو نہ دیکھو بلکہ اس کو

دیکھو جس نے تم کو توفیق دی اور جب تم کو کوئی تکلیف پہنچے تو میری شکایت نہ کرو جس طرح میں تمھاری شکایت فرشتوں سے نہیں کرتا ہوں جب تمھاری برائیاں میرے پاس پہنچتی ہیں۔(منبہات ص:۱۹)

۶۸۔یادداشت میں اضافہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا قول ہے کہ تین چیزیں یادداشت میں اضافہ کرتی ہیں اور بلغم کو دور کرتی ہیں،مسواک۔روزہ۔تلاوت قرآن۔(منبہات ص:۲۵)

۶۹۔شیطان سے بچاؤ

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا بیان ہے کہ مؤمنین کے لیے شیطان سے بچاؤ کے طور پر تین چیزیں قلعہ کی حیثیت رکھتی ہیں،مسجد۔ذکر اللہ۔تلاوت قرآن۔(منبہات ص:۲۵)

۷۰۔دنیا کی تین پسندیدہ چیزیں

رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا مجھے تمھاری دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں،خوشبو۔عورتیں۔میری آنکھ ٹھنڈک نماز میں ہے۔

آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے اصحاب بیٹھے تھے ان میں حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے سچ فرمایا ہے مجھے بھی دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں،رسول اللہ ﷺ کے چہرے کو دیکھنا۔اپنا مال رسول اللہ ﷺ پر خرچ کرنا۔میری بیٹی رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا اے ابوبکر آپ نے سچ فرمایا مجھے بھی دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں،اچھی بات کا حکم دینا۔بری بات سے روکنا۔پرانا کپڑا استعمال کرنا۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا اے عمر آپ نے سچ فرمایا مجھے بھی دنی اکی تین چیزیں پسند ہیں،بھوکوں کو آسودہ کرنا۔ننگوں کو کپڑا پہنانا۔قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا اے عثمان آپ نے سچ فرمایا مجھے بھی دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں،مہمان کی خدمت کرنا۔گرمی میں روزہ رکھنا۔قتال(جہاد)کرنا۔

ابھی یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ حضرت جبرائیل امین تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ لوگوں کی باتین سن کر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ آپ مجھ سے پوچھیں کہ اگر میں اہل دنیا میں سے ہوتا تو کیا پسند کرتا،آپ ﷺ نے فرمایا بتائیے کہ اگر آپ اہل دنیا میں سے ہوتے کیا پسند کرتے؟جبرئیل امین نے عرض کیا بھٹکے ہوئے لوگوں کو راستہ دکھاتا۔غریب عبادت کرنے والوں سے محبت کرتا۔حیادار تنگدستوں کی مدد کرتا۔

اس کے بعد جبرئیل امین نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کی تین چیزیں پسند کرتا ہے۔طاقت کو خرچ کرنا۔ندامت کے

وقت رونا۔فاقہ پر صبر کرنا۔(منبہات۔:۲۸)

۷۱۔چارکلمات

حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ ایک حکیم نے حدیثوں کو جمع کیا اور ان میں سے چالیس ہزار کا انتخاب کیا پھر ان چالیس ہزار میں سے چار ہزار اور اس چار ہزار میں سے چار سو پھر اس میں سے چالیس اور اخیر میں چار کلمات کا انتخاب کیا اور وہ چار کلمات یہ ہیں: ا۔کسی بھی حال میں عورت پر اعتماد نہ کرو۔ ۲۔کسی بھی حالت میں مال پر فریفتہ نہ ہو۔ ۳۔اپنے معدہ پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو۔ ۴۔ایسے علم کو جمع نہ کرو جو نفع بخش نہ ہو۔(منبہات۔ص:۴۳)

۷۲۔مشکل ترین کام

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ چار خصلتیں مشکل ترین کام ہیں: غصہ کے وقت معاف کردینا۔تنگی میں سخاوت کرنا۔تنہائی میں پاکدامنی اختیار کرنا۔اس کے سامنے حق بات کہنا جس سے خوف یا امید ہو۔(منبہات۔ص:۴۹)

۷۳۔سفر دیوبند

حضرت مولانا عبد المالک صدیقی احمد پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خواجہ محمد فضل علی شاہ قریشی رحمۃ اللہ علیہ دیوبند تشریف لے گئے،اس کی صورت یہ ہوئی کہ سفر دیوبند سے پہلے آپ میری تحریک و دعوت پر ضلع بجنور میں بمقام کھاری تشریف فرما ہوئے تھے،تمام راستے کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا،حضرت خواجہ محمد فضل علی شاہ قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے جونہی جھنڈیوں کو دیکھا،عصا کھڑا کیا اور جھنڈیوں کو توڑنا شروع کردیا اور فرمایا یہ اسراف کیوں کیا گیا،قیامت میں کیا جواب دوگے،جماعت نے دیکھا تو خود ہی توڑنا شروع کردیا۔غرض جب ایک رات کھاری میں گزر گئی تو میں (عبد المالک صدیقی) نے عرض کیا حضرت واپسی میں دیوبند چلنا ہے،حضرت نے فرمایا پہلے تو تم منع کرتے تھے اب خود چلنے کے لیے کہتے ہو،میں نے عرض کیا میں اس کا مخالف نہیں تھا،سوچا تھا کہ پہلے آپ کے حسنات سے علماء کو واقف کراؤں پھر آپ کو لے جاؤں۔حضرت کے آنسو نکل آئے اور فرمایا میرے میں حسنات کہاں ہیں میں تو پر عصیاں ہوں۔میں نے عرض کیا حضرت تین اوصاف اللہ کریم نے آپ کو ایسے عطا فرمائے ہیں کہ کوئی شخص ان کو بھول نہیں سکتا۔

ا۔چودھویں صدی میں جس میں اسلام فروش پیران رسمی تصوف اور اسلام کی بیخ کنی کرتے ہوئے چلتے ہیں اس زمانے میں پیری مریدی کے ساتھ ساتھ آپ متبع سنت ہیں،بدعت کا دخل آپ کے اعمال میں نہیں۔ ۲۔اخلاق واخلاص۔ ۳۔ایثار۔حضرت شیخ ے آنسو بہاتے ہوئے فرمایا اگر یہ چیزیں تم دیکھتے ہو تو استقامت کے لیے دعا کیا کرو۔

چنانچہ دیوبند کی دعوت کی منظوری کے بعد میں نے عرض کیا کہ میں آپ کے دیوبند تشریف لے جانے کے متعلق ایک اطلاعی خط لکھ دوں،حضرت نے فرمایا اف! اتنی بے ادبی کہ علماء میری آمد کا انتظار کریں ہرگز نہیں میں اس قابل نہیں،میں اس قابل نہیں۔چنانچہ میں نے کوئی عریضہ نہیں لکھا اور یونہی سوار ہوگئے۔جب کہ دیوبند پہنچے میں ایک یا دو اسٹیشن باقی تھے میں نے عرض کیا حضرت کپڑے بدل لیجیے،حضرت نے فرمایا تو مجھے تصنع سکھاتا ہے،میں ڈر گیا اور چپ ہوگیا،جب آپ دیوبند کے اسٹیشن پر پہنچے تو بکثرت طلباء کا ہجوم پایا،حضرت

نے فرمایا کیا تو نے خط لکھ دیا تھا؟ میں نے عرض کیا جی نہیں، حضرت آپ کس طرح چھپ سکتے ہیں۔ جب عشاء کا وقت ہوا تو حضرت نے فرمایا کپڑوں کی گٹھڑی اٹھا لاؤ، میں سمجھ گیا اور عرض کیا کہ حضرت اب اس کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت نے فرمایا تیرا کہنا بھی مان لوں۔ دیسی کپڑوں کا لباس زیب تن فرمایا۔ حضرت کے عمل میں تصنع کا شائبہ نام کو بھی نہیں پایا جاتا تھا، ہر عمل اللہ عزوجل کے لیے کیا کرتے تھے۔

الغرض دیوبند میں تین دن قیام رہا۔ حضرت کے حق میں اعتقاد کی بڑی تیزی سے لہر دوڑی اور اس عمل پر اعتراض کی گنجائش کا نہ موقع تھا نہ مل سکا۔ ہر ایک کی نظر میں اتباع مبارک کا نقشہ قلوب میں واسع تھا۔

جب آپ دیوبند پہنچے تو کچھ پنجابی طلباء نے مدرسے کی مسجد میں ظہر یا عصر کی نماز کے بعد عرض کیا کہ حضرت ہمیں کچھ نصائح فرمائیں، قرائن سے معلوم ہوتا تھا کہ ان کو حضرت کے علم پر بدظنی تھی، حضرت مسجد کے کمرے سے نکل کر برآمدے میں آچکے تھے، تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس کی ضرورت پر تقریر شروع کر دی، جن کے ثبوت قرآن کریم کی آیات اور احادیث نبویہ شریفہ سے دیئے، اتنا پر زور وعظ تھا کہ ان بدظنوں کو اپنی بدظنی قائم کرنے کا کوئی چارہ نہ بنا، اس تقریر کا یہ اثر ہوا کہ اکثر طلباء وصلحاء طریقہ بیعت میں داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق حصول فیض کے لیے حاضر ہوئی۔

دوسرے روز حضرت شیخ نے فرمایا دوپہر کا قیلولہ مدرسے کی مسجد میں کروں گا، چنانچہ تشریف لائے اور فوراً لیٹ گئے، طلبہ تکیہ وغیرہ اٹھا کر لائے تو حضرت لیٹ چکے تھے۔

ظہر کے وقت قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نماز پڑھائی، سر پر کپڑے کی ٹوپی تھی، بعد فراغت نماز ظہر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے قبلہ قاری صاحب سے کہا کہ دارالعلوم میں ہوتے ہوئے افضل سنت کا ترک، فوراً ہی قاری صاحب نے اشارہ کیا، صافحہ لایا گیا اور اس کو مسجد کے مصلے پر رکھ دیا گیا، ہر نماز کے وقت جو کوئی امامت کے لیے آتا ٹوپی پر صافحہ باندھتا۔

اسی روز حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نماز ظہر کی فراغت کے بعد مدرسے کی مسجد میں ملاقات کے لیے تشریف لائے، مولانا کو آتے ہوئے میں (عبد المالک) نے دیکھ لیا۔ حضرت قبلہ سے عرض کیا مولانا تشریف لارہے ہیں (طلباء بھی ساتھ تھے) حضرت رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے معانقہ ہوا مصافحہ ہوا، حضرت شیخ کی اور حضرت شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں یہ پہلی ملاقات تھی۔ بیٹھنے کے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ان الفاظ میں اپنا مقصود پیش کیا کہ حضرت اگر میں آپ کی نظر مبارک میں غلامان غلام کی حیثیت سے جچا دیا جاؤں تو میری ایک عرض ہے مگر شرط یہ ہے کہ آپ منظوری پہلے دے دیں۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ ظاہر تو فرمائیں منظوری قبل از اظہار کیسے مناسب ہوگی۔ حضرت مولانا نے میری (عبد المالک) کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس نے پرچہ بھیجا ہے کہ حضرت آج دہلی تشریف لے جانا چاہتے ہیں لیکن عرض ہے کہ تین دن دارالعلوم کی فیاضی کے لیے عطا فرمائیں اور جب تک آپ اس عرض کو منظور نہیں فرمائیں گے میں بیٹھا رہوں گا، یہ میرا درس حدیث کا وقت ہے، حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر جواب دیا، حضرت کیا یہ بوجھ بھی مجھ پر رہے گا، بہت اچھا ٹھہروں گا۔ چونکہ میرا (عبد المالک کا) قیام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی کے مکان میں تھا، اسی میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا قیام تین دن رہا۔ حضرت کی کیفیت بڑی تیزی کے ساتھ طلباء پر واقع ہوئی جس پر علماء نے سن

کراور دیکھ کر مزید اعتقادات میں اضافہ کیا اور حضرت شیخ کی تعریف اس زور سے دیوبند میں گزری کہ مولانا قاسم ثانی آج دیوبند میں آچکے ہیں ۔الحمدللہ بہترین تاثرات قائم ہوئے ۔مولانا شبیر احمد عثمانی کی مسجد میں حلقہ ذکر اللہ قائم ہوا۔ جذبات خوب امنڈ کر طلباء پر واقع ہوئے،علماء میں سے کسی نے اعتراض نہیں کیا بلکہ مزید اعتقادات میں اضافے کا عمل بنا۔

اسی قیام کے اثناء میں ایک دن قبرستان میں مولانا محمد قاسم و مفتی عزیز الرحمن اور شیخ الہند کے مزارات کے قریب مع جماعت مراقب ہوئے،مراقبے میں خلاف عادت کافی تاخیر ہوئی اور فراغت کے بعد مجھ (عبدالمالک) سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ کیا میں کچھ احوال عرض کروں ،میں نے عرض کیا حضرت یہ جماعت علماء کی ہے بینا جماعت ہے یہاں کوئی خطرہ نہیں ہے،آپ نے فرمایا کہ میں نے آج مراقبے میں ایک واقعہ دیکھا کہ ایک نہایت سرسبز میدان ہے جس میں محدثین دیوبند دہلی اور گنگوہ موجود ہیں ،جس کی تفصیل بھی حضرت نے فرمائی ،غالباً حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ،حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ،مفتی عزیز الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ،شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ،حضرت مولانا انورشاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ وغیرہ موجود ہیں ،یہ سب حضرات حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری کے لیے جمع تھے ،چنانچہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے ان سب حضرات نے مصافحہ کیا،حضور اکرم ﷺ نے مصافحہ لیا مجھے بھی مصافحہ کا شرف حاصل ہوا،بعد مصافحہ حضور اکرم ﷺ نے بطور اظہار خوشنودی کے فرمایا کہ یہ لوگ میری سنت کے زندہ کرنے والے محی السنت ہیں ۔میں (عبدالمالک) نے عرض کیا حضرت کچھ لوگ ان پر بدظنیاں کرتے ہیں ۔حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چمگادڑ صفت کا کچھ علاج نہیں ۔یہ حالات دیگر علماء کرام کے ذریعے شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچے،شیخ الاسلام (حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ) انتہائی خوشی کے عالم میں مسرور ہوئے اور فرمایا کہ ہمیں شیخ وقت کی زبان مبارک سے دنیا کے عالم میں خبر مل گئی کہ ہمارے اکابر مقبول بارگاہ رسالت ﷺ ہیں ۔الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

(مقامات فضلیہ (سوانح حیات خواجہ محمد فضل علی شاہ قریشی رحمۃ اللہ علیہ) ۔مؤلف: سید زوار حسین شاہ مجددی رحمۃ اللہ علیہ ۔ناشر: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی ۔ص: ۶۷ تا ۷۲)

۷۴۔کوئی چیز کھانے سے پہلے

حضرت خواجہ محمد فضل علی شاہ قریشی رحمۃ اللہ علیہ جب کوئی چیز کھانا چاہتے تو پہلے یہ دعا پڑھتے: بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شیئ فی الارض ولا فی السمآء وھوالسمیع العلیم ۔(مقامات فضلیہ ۔ص: ۲۵)

۷۵۔ہندو گھر کا گھی

حضرت خواجہ محمد فضل علی شاہ قریشی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روز غلطی سے سفر میں بے احتیاطی ہوگئی ،رات کو خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ خنزیر کے بچے آپ کے ہاتھ کو چاٹ رہے ہیں،گھبرا کر اٹھے اور پھر نہ سوئے،صبح کو صاحب دعوت سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس نے بازار کا گھی استعمال کیا تھا جو کہ ہندو گھر کا تھا۔(مقامات فضلیہ ۔ ۴۳)

۷۶۔آداب تلاوت

حضرت خواجہ محمد فضل علی شاہ قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک روز میں تلاوت کر رہا تھا اور ہاتھ پاؤں پر رکھے ہوئے تھے ارشاد باری ہوا کہ تلاوت کے وقت ایسی جگہ ہاتھ نہ رکھو،اس روز سے جب تلاوت کرتا ہوں تو پاؤں پر کپڑا ڈال لیتا ہوں۔(مقامات فضلیہ۔ص:۴۳)

۷۷۔تقویٰ

حضرت خواجہ فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے سفر دیوبند میں مولانا انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر بھی مراقبہ کیا اور بعد مراقبہ فرمایا کہ حضرت انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مجھے علم میں شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ جیسا سمجھیں مگر میں تقویٰ میں ان کے برابر نہیں،افسوس کہ میں نے موٹا موٹا تقویٰ کیا اور زیادہ خیال نہیں کیا یہاں آکر معلوم ہوا کہ تقویٰ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔(مقامات فضلیہ۔ص:۴۵)

۷۸۔حصول فیوضات روحانی از قبور اولیاء کرام

جب کسی بزرگ کی قبر کے پاس جائے تو عام زیارت قبور کے طریقے پر جوتے اتار دے اور پائینتی کی طرف سے جا کر میت کے منہ کے سامنے کھڑا ہو جائے اس طرح زائر کی پیٹھ قبلہ کی سمت ہوگی اور اس کا منہ میت کی طرف ہو جائے گا۔پائینتی کی طرف سے آنے کی گنجائش ہوتے ہوئے سرہانے کی جانب سے نہ آئے اور مجبوری کی صورت میں اس کا مضائقہ نہیں کہ کسی جانب سے بھی آئے،اسی طرح اگر قبلہ کی جانب کھڑا ہونے کی گنجائش نہ ہو تو جہاں اور جس طرف گنجائش ہو کھڑا ہو جائے اور سلام مسنون جو زیارت قبور کے لیے ماثور ہے پڑھے۔اس کے بعد حسب توفیق قرآن شریف میں سے کچھ پڑھ کر اس کا ایصال ثواب اس بزرگ اور وہاں کے جملہ اہل قبور کی خدمت میں ہدیہ کرے،مثلاً سورہ فاتحہ شریف۔الم تا مفلحون۔آیۃ الکرسی۔آمن الرسول سے تا آخر سورہ۔الھکم التکاثر ایک ایک بار،سورہ اخلاص کم از کم تین بار،سورہ فلق،سورہ ناس یا اور جو کچھ ہو سکے پڑھ کر اس کا ایصال ثواب پہلے حضور انور ﷺ کی روح پر فتوح کو پیش کرے اور پھر آپ ﷺ کے واسطے سے تمام انبیاء کرام واولیائے عظام اور صاحب قبر وجملہ اہل قبور وعامۃ المسلمین والمسلمات کی ارواح مبارکہ کو ایصال ثواب کرے۔یہاں تک عام زیارت کا طریقہ ہے۔اب اسی جگہ اس بزرگ صاحب قبر کے سامنے مراقبہ میں بیٹھ جائے اور اخذ فیض اس طرح کرے کہ اپنے آپ کو تمام خیالات سے خالی کرے اور حضور قلب کے ساتھ صاحب قبر کی جانب متوجہ ہو اور یہ خیال کرے کہ گویا اس بزرگ کے سامنے بیٹھا ہوا ہوں اللہ تعالیٰ کی جناب سے اس بزرگ کے سینے میں یعنی اس کے لطائف عالم امر وخلق میں فیض آرہا ہے اور اس کے سینے ولطائف سے میرے سینے ولطائف میں بلکہ جسم کے روئے روئے میں فیض وارد ہو رہا ہے اور میرے تمام لطائف اور رونواں رونواں اس فیض کو جذب کر رہا ہے جس طرح بارش جب ریت والی جگہ برستی ہے تو وہ ریت اس کو جذب کر لیتی ہے گویا میرے لطائف بھی اس فیض کو اسی طرح جذب کر رہے ہیں۔اس خیال میں جب تک طبیعت چاہے یا وقت کی گنجائش ہو بیٹھا ہوا فیض حاصل کرتا رہے اور اسی میں محو ہو جائے کسی اور طرف خیال نہ کرے اگر خود بخود کوئی وارد دل پر گزرے تو اس کو منجانب اللہ سمجھے اپنی طرف سے خیال کے ساتھ نہ تراشے خود بخود جو کچھ آئے وہ اس بزرگ کی طرف سے ہوگا اور وہ اس بزرگ کی نسبت ہوگی۔اگر وقت کی گنجائش ہو تو اپنے تمام باطنی اسباق کا وہاں بیٹھ کر اعادہ کرے اور تھوڑی دیر تمام لطائف پر

مراقبہ کر کے اخذ فیض بطریق مذکور کرے ان شاء اللہ صاحب مزار بزرگ کے فیض سے فیضیاب ہوگا۔(مقامات زوّاریہ۔(سوانح حیات حضرت مولانا زوار حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔مرتب: محمد علیٰ قریشی۔ناشر: ادارہ مجددیہ، ناظم آباد نمبر ۳ کراچی نمبر ۱۸۔ص: ۹۴)

۷۹۔عالم کا اصل کام

ڈاکٹر مفتی محمد مظہر بقا رحمۃ اللہ علیہ فاضل دیوبند فرماتے تھے کہ حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی بات یاد آرہی ہے کہ عالم کا اصل کام تدریس نہیں بلکہ تصنیف وتالیف ہے۔(مقامات زواریہ۔ص: ۱۰۴)

۸۰۔قلب جاری ہونے کا مطلب

حضرت مولانا زوار حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قلب کا جاری ہونا اسے سمجھا جاتا ہے کہ قلب میں حرکت پیدا ہوجائے اور اس حرکت پر اللہ اللہ کا تصور جم جائے، اگر چہ یہ بھی محمود ہے۔حالانکہ حقیقتاً قلب کا جاری ہونا یہ ہے کہ قلب جوارح پر جاری ہوجائے یعنی اعمال شریعت اور سنت کے مطابق ہونے لگیں۔(مقامات زواریہ۔ص: ۱۳۸)

۸۱۔تمباکو سے احتیاط

مولوی بارک اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی زمین میں ایک مرتبہ ہاریوں نے ان کو اطلاع کیے بغیر تمباکو کاشت کر دی۔جب فصل کٹ گئی تو مولوی صاحب سے کہا کہ اپنا حصہ لے لو۔مولوی صاحب نے فرمایا کہ کھیت ہی میں چھوڑ دو، جب تمباکو سوکھ گیا تو فرمایا کہ وہیں جلا دو چنانچہ جلا کر کھیت ہی میں ملا دیا گیا اور اس کے بعد مولوی صاحب نے تین سال تک اس کی پیداوار نہ کھائی۔(مقامات زواریہ۔ص: ۱۴۴)

۸۲۔لطائف پر توجہ

حضرت مولانا زوار حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہمارے حضرت صاحب (خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے تھے کہ لطائف پر اگر کبھی مراقبہ کرنے کا وقت نہ ملے تو صرف نیت کر کے ان پر سے توجہ کرتا ہوا گزر جائے تو یہ بھی فائدے سے خالی نہیں۔(مقامات زواریہ۔ص: ۱۴۴)

۸۳۔حضرت مولانا بدر عالم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا زوار حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت مولانا بدر عالم رحمۃ اللہ علیہ جنت البقیع میں دفن کئے گئے، ان کے دفن کے تین سال بعد بھی جب ان قبر کھولی گئی تا کہ اس میں دوسرے کو دفن کیا جائے تو ان کی نعش ویسی ہی تھی مختلف اوقات میں تین بار ان کی قبر کھودی گئی اور ہر بار نعش محفوظ پائی۔(مقامات زواریہ۔ص: ۱۵۰)

۸۴۔آداب وضو

وضو اور نماز میں سنت کی پیروی کا لحاظ رکھیں تو یہ بڑی بات ہے اور ترقی کا راز بھی اسی میں ہے۔مثلاً وضو کرتے وقت بات نہ کرے صحیح طریقے سے وضو کرے۔جب نمازی وضو کرنا شروع کرتا ہے تو فرشتے نور کی چادر اس کے سر پر تان لیتے ہیں اگر وہ ایک مرتبہ بولے تو ایک

کو نہ چھوڑ دیتے ہیں پھر بولے تو دوسرا پھر تیسرا پھر چوتھا چھوڑ دیتے ہیں پھر وہ نور کی چادر اوپر اڑ جاتی ہے۔کیسی بدنصیبی ہے کہ تھوڑی دیر خاموش نہ رہنے سے اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی رحمت سے محروم ہوگیا۔(مقامات زواریہ۔ص:۱۹۲)

۸۵۔فسادخون و بدہضمی

(زرد کابلی) ہڑ کے سفوف میں نصف حصہ کالا نمک ملالیں،ایک چمچ ایک رات کو سوتے وقت تازہ پانی سے لیں۔ان شاءاللہ چند ہی دنوں میں ہاضمہ تیز ہوجائے گا اور خون کی خرابی سے جتنی جلدی بیماریاں ہوں گی وہ سب ختم ہوجائیں گی اور جلد نہایت چمکدار جاذب نظر ہوجائے گی۔(ہڑ۔از:ڈاکٹر فضل دین اجمیری۔ناشر:ادارہ دعوۃ القرآن کراچی۔ص:۶۴)

۸۶۔کایا کلپ گولیاں

دو حصے گڑ میں ایک حصہ ہڑ کا سفوف ملا کر خوب اچھی طرح یک جان کر کے بڑے بیر کے برابر گولیاں بنالیں،ایک گولی صبح وشام لیں،آئے دن کی بیماریوں سے محفوظ رہیں،نزلہ۔زکام۔کھانسی۔جسمانی تھکاوٹ۔ہر قسم کی بواسیر۔قبض۔درد شکم۔باؤ گولہ۔بدہضمی۔سِل ودق وغیرہ کے امراض دور ہوتے ہیں۔(ہڑ۔ص:۵۰)

۸۷۔اسم ذات اللہ کا ذکر

الیواقیت الجواہر میں حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ولذکر اللہ اکبر کی شرح میں تحریر فرمایا ہے کہ اسم ذات اللہ کا ذکر دوسرے تمام اسماء الٰہیہ کے ذکر سے اکبر واعظم ہے۔(ملفوظات محدث کشمیری رحمۃ اللہ علیہ۔مرتبہ:حضرت مولانا سید احمد رضا بجنوری رحمۃ اللہ علیہ۔ناشر:ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔ص:۳۶۸)

۸۸۔تلاوت قرآن مجید کے معمولات

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ رمضان المبارک میں ساٹھ قرآن پاک ختم کرتے تھے،ایک ختم دن میں اور ایک ختم رات میں۔
(التدوین فی اخبار قزوین 2/332)

امام شافعی رحمہ اللہ رمضان المبارک میں ساٹھ قرآن ختم کرتے تھے۔(المنتظم فی تاریخ الامم والملو 10/135)

ولید بن عبدالملک بنوامیہ کے نامور اور مشہور خلیفہ تھے۔آپ رمضان المبارک میں سترہ قرآن پاک ختم کرتے تھے۔

(البدایہ والنہایہ 9/182)

محمد بن زبیر بن قمیر فرماتے ہیں میرے والد ہم سب کو رمضان میں قرآن کریم ختم کرتے وقت جمع کرتے تھے،ایک دن رات میں تین قرآن ختم کرتے تھے اور ماہ رمضان میں نوے قرآن پاک ختم کرلیا کرتے تھے۔(تاریخ بغداد 8/485)

ابوالعباس ن عطا رحمہ اللہ ہر روز ایک قرآن پاک ختم کرتے تھے جبکہ رمضان المبارک میں ایک دن رات میں تین قرآن پاک ختم

کرتے تھے۔(صفتہ الصفوہ 1/533)

امام بخاری رحمہ اللہ ہر روز ایک قرآن مجید ختم کرتے اور فرماتے ہر قرآن ختم کرنے پر دعا قبول ہوتی ہے (شعیب الایمان ج ۲ ص ۵۲۴ وسندہ صحیح)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کرلیا کرتے تھے (فضائل القرآن لا بن کثیر ص ۲۵۷ بسند حسن)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کرلیا کرتے تھے (ایضاوصححہ ابن کثیر)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رمضان میں ۳ دن میں قرآن پڑھا کرتے تھے (فضائل القرآن لا بن کثیر ص ۲۵۵ وقال ابن کثیر اسناد صحیح وحسنہ ابواسحاق الحوینی)

حضرت سیّدُ نا ابوبکر بن عَیّاش رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھر کے بالاخانے میں 60 سال تک روزانہ دن اور رات میں ایک ایک قرآنِ کریم پڑھتے رہے۔(صفتہ الصفوۃ، ج جز3،2،ص 109)

حضرت سیّدُ نا بشر بن منصور رحمۃ اللہ علیہ ہر تیسرے دن قرآنِ کریم ختم فرمایا کرتے تھے۔(آئینۂ عبرت، ص 115)

حضرت سیّدُ نا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ روزانہ رات کو قرآنِ مجید کی ایک منزل پڑھتے اور یوں سات دن میں قرآنِ کریم ختم فرمایا کرتے تھے۔(حلیۃُ الاولیاء، ج9 ص 192، رقم:13658)

۸۹۔قرآن مجید کا ادب

تقسیم ہند سے پہلے شہر لاہور میں قرآن چھاپنے کا ایک واحد ادارہ تھا جسکا مالک پنڈت نول کشور تھا۔اس کمپنی میں کشور جی نے اتنا سخت قانون رکھا ہوا تھا کہ جہاں قرآن کی چھپائی اور بائنڈنگ ہوتی وہاں کسی غیر مسلم بشمول خود نول کشور جی کو بھی داخلے کی اجازت نہ تھی۔اس نے دو خاص ملازم صرف اسی کام کیلئے مختص کئے ہوئے تھے کہ ان خاص کمروں کا چکر لگاتے مقدس اوراق کو سنبھالتے اور انتہائی احترام سے زمین میں دفن کردیتے۔سن سینتالیس میں کشور جی انڈیا چلے گئے اور دہلی میں قرآن پاک کی اشاعت جاری رکھی۔احترام قرآن کرتے کرتے نول کشور جی نے ساری زندگی گزار دی اور ایک دن انتقال کر گئے۔انکی اڑھتی شمشان گھاٹ لائی گئی اور چتا پر گھی ڈال کر آگ لگائی جانے لگی مگر لاکھ کوشش کے لکڑیوں نے آگ ہی نہ پکڑی. جامعہ مسجد دہلی کے امام بخاری تک یہ خبر پہنچی کہ شعلے پنڈت کشور کی اڑھتی کو جلا نہیں رہے تو وہ بھی پہنچ گئے۔وہ نول کشور جی کے احترام قرآن کی عادت سے اچھی طرح واقف تھے۔امام صاحب نے کہا اس شخص نے جس طرح اللہ کے کلام کا ادب کیا ہے اسکی چتا کو آگ جلا نہ سکے گی چاہے پورے ہندوستان کا گھی اور لکڑیاں لے آؤ۔امام صاحب کی بات پر عمل کرتے ہوئے پھر جلانے کے بجائے پنڈت نول کشور کو دفنایا گیا۔(فیس بک)

۹۰۔تلاوت قرآن مجید کے بعد دعا

جناب شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے ممتاز خلیفہ ہیں۔وہ آپ کی خدمت میں کامل بتیس برس تک رہے۔اور کبھی آپ سے جدا نہیں ہوئے جب ترک پانی پتی آپ سے روحانی تحصیل کر چکے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ جاؤ سواروں

میں جا کر ملازم ہو جاؤ اور دیکھو جس روز تمہاری کوئی دعا کسی کے حق میں قبول ہو جائے۔ سمجھ لینا کہ میں دنیا سے چلا گیا۔ چنانچہ ترک پانی پتی مرشد کے حکم سے شاہی فوج میں نوکر ہو گئے۔ اور سلطان علاؤ الدین خلجی کے ساتھ چتوڑ گڑھ کی مہم کو سر کرنے کے لیے روانہ ہوئے۔ سلطان نے بڑی کوشش کی اور ایک طویل عرصے تک قلعہ کا محاصرہ کیے رکھا مگر قلعہ فتح نہ ہوا۔ اسی دوران میں ایک روز رات کو ایسی آندھی چلی کہ تمام لشکر کے چراغ پٹ ہو گئے۔ مگر ایک چراغ جل رہا تھا جسے دیکھ کر سلطان کو بڑا تعجب ہوا۔ سلطان معلوم کرنے کے لیے آگے بڑھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک شخص خیمے میں قرآن پڑھ رہا ہے۔ وہ یہ ماجرا دیکھ کر چپ چاپ مؤدب کھڑا رہا۔ جب ترک پانی پتی قرآن حکیم کی تلاوت سے فارغ ہوئے۔ تو سلطان کو باہر کھڑا دیکھ کر جلدی سے اس کی تعظیم کے لیے آگے بڑھے اور پوچھا کہ حضور نے اس وقت کیسے زحمت فرمائی۔ سلطان نے کہا میرا قصور معاف کر دیجیے۔ اور اللہ کی بارگاہ میں دعا کیجیے۔ کہ قلع فتح ہو جائے۔ آپ نے یہ سن کر کہا کہ میں تو آپ کی فوج کا ایک ادنیٰ سا ملازم ہوں۔ مجھے ایسی مقبولیت کہاں نصیب ہے جو میری دعا قبول ہو جائے۔ آپ کو شاید کسی نے بہکا دیا ہے۔ سلطان نے اصرار کیا کہ نہیں ایسا نہ کہیے۔ آپ دعا کیجیے۔ اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائے گا۔ چنانچہ ترک پانی پتی نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ اللہ نے دعا قبول فرمالی۔ اور قلعہ فتح ہو گیا۔ قدرت خدا جناب مخدوم کلیری کی بات پوری ہوئی۔ جس روز ترک پانی پتی کی دعا قبول ہوئی۔ اسی روز جناب مخدوم کلیری کا انتقال ہو گیا۔ ترک پانی پتی کے دل نے اس واقعہ ناگزیر کی گواہی دی۔ چنانچہ وہ کلیر پہنچے اور اپنے مرشد کے تجہیز و تکفین کے فرض کو سرانجام دیا۔ (تاریخ مشائخ چشت از محمد زکریا المہاجر المدنی صفحہ 180 ناشر مکتبہ الشیخ کراچی)

۹۱۔ بے اولادی کے لیے وظیفہ

حضرت اِمام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ سے حضرت امیر مِعاویہ کے ایک ملازم نے کہا کہ میں مالدار آدمی ہوں مگر میرے ہاں کوئی اولاد نہیں، مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جس سے اللہ عَزَّ وَجَلَّ مجھے اولاد دے۔ آپ نے فرمایا استغفار پڑھا کرو۔ اس نے استغفار کی یہاں تک کثرت کی کہ روزانہ سات سو مرتبہ استغفار پڑھنے لگا، اس کی برکت سے اس شخص کے ہاں دس بیٹے ہوئے، جب یہ بات حضرت امیر مِعاویہ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے اس شخص سے فرمایا کہ تو نے حضرتِ امام حسن سے یہ کیوں نہ دریافت کیا کہ یہ عمل حضور نے کہاں سے فرمایا۔ دوسری مرتبہ جب اس شخص کو حضرتِ امام حسن سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو اس نے یہ دریافت کیا۔ حضرتِ امام حسن نے فرمایا کہ تو نے حضرت ہود علیہ السلام کا قول نہیں سنا جو اُنہوں نے فرمایا اور حضرت نوح علیہ السلام کا یہ ارشاد نہیں سنا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ۔ (مدارک، ہود، تحت الآیۃ: ۵۲، ص ۵۰۲)

۹۲۔ استغفار کی برکات

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے بارش کی قلت کی شکایت کی، آپ نے اسے استغفار کرنے کا حکم دیا، دوسرا شخص آیا اور اس نے تنگ دستی کی شکایت کی تو اسے بھی یہی حکم فرمایا، پھر تیسرا شخص آیا اور اُس نے نسل کم ہونے کی شکایت کی تو اس سے بھی یہی فرمایا، پھر چوتھا شخص آیا اور اس نے اپنی زمین کی پیداوار کم ہونے کی شکایت کی تو اس سے بھی یہی فرمایا۔ حضرت ربیع بن صبیح رحمۃ اللہ علیہ جو کہ وہاں حاضر تھے انہوں نے عرض کی آپ کے پاس چند لوگ آئے اور انہوں نے طرح طرح کی حاجتیں پیش کیں، آپ

نے سب کو ایک ہی جواب دیا کہ استغفار کرو؟ تو آپ نے ان کے سامنے یہ آیات پڑھیں اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا (۱۰) يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا (۱۱) وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا (خازن، نوح تحت الآیۃ: ۱۰-۱۱، ۴/ ۳۱۲ تفسیر ثعلبی، نوح تحت الآیۃ: ۱۲، ۱۰/ ۴۴)

۹۳۔حضرت شاہ اہل اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ

حضرت شاہ اہل اللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی تھے۔ آپ اپنے حجرے میں بیٹھے تھے کہ ایک سپاہی آیا کہ آپ کو بادشاہ سلامت نے بلایا ہے۔ شاہ صاحب اٹھے اور سپاہی کے ساتھ چل دیئے۔ وہ سپاہی بجائے لال قلعہ جانے کے دہلی سے باہر پہاڑ گنج کی طرف لے گیا۔ وہاں جا کر ایک غار کے پاس کھڑے ہو کر کہنے لگا کہ اس غار میں داخل ہو جائیے۔ جب شاہ صاحب اس غار میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ جنات کا ایک بہت بڑا مجمع ہے اور جنات کا بادشاہ بیٹھا ہے اور اس کے دائیں جانب ایک بہت بڑا جن بیٹھا ہے اور بادشاہ کے سامنے ایک مردہ لٹایا ہوا ہے اور ایک مرد اور ایک عورت وہاں کھڑے ہیں انھوں نے شاہ صاحب کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس آدمی نے ہمارے اس بیٹے کو قتل کر دیا ہے ہمیں قصاص دلوانا چاہیے۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا تم لوگ مجھ سے قصاص نہیں لے سکتے کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ جس شخص نے اپنی پوشش بدل لی اگر اس کو کوئی شخص غلط فہمی سے مار ڈالے تو اس مارنے والے سے قصاص نہیں لے سکتے۔

بادشاہ نے اس جن سے جو دائیں جانب بیٹھا تھا پوچھا کہ کیا یہ حدیث ہے؟ تو اس نے کہا ہاں یہ حدیث ہی ہے۔ جب حضور اکرم ﷺ نے یہ حدیث فرمائی تھی تو میں اس وقت دربار میں حاضر تھا، میں اپنے کانوں سے اس حدیث شریف کو سنا ہے۔

شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ بادشاہ نے پھر مجھے یہ حدیث سن کر رہا کر دیا اور مجھ سے قصاص نہیں لیا۔ مجھ اپنے رہا ہونے کی اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی خوشی کہ مجھے اس صحابی جن کے دیکھنے سے ہوئی۔ پھر شاہ صاحب نے ان صحابی سے وہی حدیث سنی اور تابعی ہو کر واپس آئے۔ یہ حدیث شریف ترمذی شریف کے درس میں مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے سنائی۔ اس جن کا نام شاہورش رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔

(ملفوظات محدث کشمیری رحمۃ اللہ علیہ۔ص: ۳۴۳)

۹۴۔مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا آخری مطالعہ

انتقال سے پہلے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زیر مطالعہ اکثر مثنوی شریف ہوتی تھی۔ عموماً عالم ارواح اور عالم برزخ کی باتیں کیا کرتے تھے۔ (ملفوظات محدث کشمیری رحمۃ اللہ علیہ۔ص: ۳۴۲)

۹۵۔ایک قادیانی کو برملا جواب

ایک مرتبہ ایک قادیانی مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کو کہنے لگا کہ شاہ صاحب ہمارا بھی اس قرآن پر ایمان ہے جس میں یہ لکھا ہے ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہ اسمہ۔

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ ہمارا بھی اسی قرآن پر ایمان ہے جس میں یہ ہے ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شئ
یہ سن کر وہ ایسا ساکت ہوا کہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ (ملفوظات محدث کشمیری رحمۃ اللہ علیہ۔ص:۳۳۲)

۹۶۔عمل شفا

حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک آدمی یا کئی آدمی مل کر ہر سورت کی آخری آیت پڑھ کر پانی پر دم کریں تو لاعلاج مرض کے لیے مفید ہے۔ یہ ایک سو چودہ دم ہو گئے۔ (ملفوظات محدث کشمیری رحمۃ اللہ علیہ۔ص:۳۰۲)

۹۷۔جوتے چوری نہ ہوں

حکیم طارق محمود چغتائی صاحب فرماتے ہیں کہ جوتے اتار کر سات مرتبہ بسم اللہ شریف سانس روک کر پڑھے اور نیت کرے کہ میں نے بسم اللہ شریف سے جوتوں کو لاک کر دیا ہے، اب بسم اللہ شریف کی برکت سے جوتے چوری نہ ہوں گے۔

۹۸۔اسم قہار کا نقش

اسم قہار کو مقطعات (ی ا ق ھ ا ر) میں ۴۱ بار لکھ کر مریض کو پہنا دیں، جنات کے دفیعہ کے لیے اکسیر ہے۔ (ماہنامہ عبقری، جنوری ۲۰۱۲)

۹۹۔استخارہ

یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ ایک سو ایک مرتبہ رات کو سونے سے پہلے پڑھے، مجرب ہے۔ (مولانا یوسف الرحمن)

۱۰۰۔کشف و زیارت

سلسلہ رفاعیہ والے کہتے ہیں کہ تمام معمولات معمولی کر دے اور ہر وقت خیال سے درود ابراہیمی چھ ماہ تک پڑھے سب کچھ کھل جائے گا اور ۴۱ مرتبہ ہر فرض نماز کے بعد کسی سے بات کیے بغیر ورد میں بھی رکھے۔ (مولانا یوسف الرحمن)

۱۰۱۔دفیعہ جنات کے لیے

روزانہ ایک ہزار مرتبہ آیت الکرسی پڑھے، دیکھیے کیسے جاتے ہیں، ۴۱ مرتبہ معمول میں رکھے۔ (مولانا یوسف الرحمن)

۱۰۲۔جادو، جنات، بے اولادی

پانی۔ نمک۔ چینی۔ تیل وغیرہ پر ایک ہزار ایک مرتبہ سورہ کافروں مع بسم اللہ شریف پڑھکر دم کر لیں اگر اسی طرح سات روز کر لیں تو اکسیر اعظم بن جائے گا۔ یہ تیل دونوں کانوں میں دو، دو قطرے روز ڈالیں اور بتاشے وغیرہ میں ڈال کر کھلائیں۔ (حکیم طارق محمود چغتائی)

۱۰۳۔ہر لاعلاج مرض کے لیے

۴۱ بار سورہ الرحمن اور ۴۱ بار سورہ تغابن، ہر مرتبہ بسم اللہ کے ساتھ، اول و آخر سات سات بار درود ابراہیمی پڑھ کر ایک کورے

(سنئے) مٹکے کے پانی پر دم کرلیں پھر روزانہ ایک ایک مرتبہ دونوں سورتیں پڑھ کر دم کرتے رہیں یہ صرف یہ پانی مریض کو پلاتے رہیں اس سے مردہ بھی زندہ ہوجاتا ہے۔(حکیم طارق محمود چغتائی)

۱۰۴۔اسمائے خمسہ

امام الھدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ انور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ یا کافیُ یا ستارُ یا غفارُ یا فتاحُ یا شکورُ ۳۶۶ مرتبہ یا ۹۰۰ مرتبہ یا ۱۹۰۰ مرتبہ روز پڑھے تو بند راستے کھل جاتے ہیں۔

۱۰۵۔کسی کی نسبت مغلوب نہ کرے

فجر کی نماز کے بعد ۴۱ بار اور عصر کے بعد سو مرتبہ یاعزیز ورد میں رکھے۔

۱۰۶۔سورہ یٰسین شریف کا عمل

تین دن سورہ یٰسین شریف اس طرح پڑھے کہ پہلے تین مرتبہ درود شریف پھر کلمہ یٰسین دس مرتبہ اور پھر ہر مبین پر ایاک نعبدوایاک نستعین دس مرتبہ، سلام قولامن الرب الرحیم ایک ہزار مرتبہ آخر میں پھر تین بار درود شریف۔(یہ عمل فقیر تاج محمد قریشی سے ملا جن کو یہ عمل ان کے مرشد حضرت عثمان لغاری رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت امروٹی کے خلیفہ تھے انھوں نے دیا۔ یہ عمل تین دن کرنا ہے حاجت روائی کے لیے اکسیر ہے۔)

۱۰۷۔چند عملیات

۱۔وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَان تین رات اس طرح پڑھے کہ ۴۱۰۰ مرتبہ اول وآخر ۴۱۔۴۱ مرتبہ درود شریف اور مسجد کے محراب میں ایک آدمی کی جگہ چھوڑ کر بیٹھ کر پڑھے۔نوچندی جمعرات سے شروع کرے۔

۲۔کم از کم تین رات اور زیادہ سے زیادہ گیارہ رات بعد نماز عشاء قرآن مجید کی ہر سطر پر انگشت شہادت پھیرتے ہوئے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے، ختم پر دعا کرلے۔ یہ عمل اکسیرات میں شمار کیا جاتا ہے۔

۳۔استمداد اولیاء کے لیے کسی بھی صاحب مزار ولی کی قبر کے سرہانے انگشت شہادت رکھ کر سورہ بقرہ شروع سے مفلحون تک پڑھے اور اسی طرح انگشت شہادت رکھ کر پاؤں کی طرف امن الرسول سے آخر سورہ تک پڑھے اور زبان سے کہے حضرت میں فلاں کام کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی التجا کرتا ہوں آپ بھی میرے لیے دعا فرمائیں اور پھر قبلہ رو ہو کر اپنی حاجت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔

۴۔اپنا اعمال نامہ دیکھنے کے لیے اللہُ الم نشرح اللہِ الم نشرح ۱۱۰۰ مرتبہ سات رات تک سوتے وقت پڑھے۔

۵۔تیسرا کلمہ مکمل ۱۳۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھنے سے منصب تبدیل ہو کر دوسرا مل جاتا ہے۔

۶۔لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم ۱۳۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھنے سے جنات پر حاکمانہ غلبہ ہوجاتا ہے۔

۷۔درود شریف ۵۰۰۰ مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھنے سے اختیاری زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتی ہے۔

۸۔کلمہ طیبہ مکمل ۷۰۰۰ ہزار مرتبہ روز پڑھنے سے چھ ماہ کے بعد اپنے مصلے کو بیت اللہ میں دیکھے گا اور پھر چھ ماہ اور پڑھنے جنت کے دروازے پر اور پھر چھ ماہ اور پڑھنے سے ہوا میں اور پھر چھ ماہ بعد جنت کا دروازہ کھلے گا اور اسے اس کے محل کی چابی مل جائے گی۔

(سوانح حیات حضرت الشیخ علی احمد نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ)

۹۔روزے رکھے بلکہ رمضان شریف کا مہینہ آنے دے ہر نماز کے بعد ۱۰۰۰ مرتبہ بسم اللہ شریف مکمل پڑھے تو فرشتوں سے ملاقاتیں ہوں گی۔(شمش المعارف۔ص:۴۷)

۱۰۔منزل نماز فجر اور مغرب سے متصل ایک،ایک مرتبہ پڑھے ۲۱ دن تک اور پانی پر دم کرلے،فجر والے پانی سے نہائیں اور مغرب والے کو پیئیں،تین دن بعد الٹیاں لگیں گی اور ۲۱ دن میں معاملہ صاف ہو جائے گا۔جادو جنات کے لیے۔(مفتی عقیل)

۱۱۔روحانی غسل کے لیے غسل خانہ میں جانے سے قبل چھ سورتیں آخر والی (سورہ کافرون سے والناس تک) مع بسم اللہ کے پڑھے اور پھر غسل خانے میں مسنون دعا پڑھ کر جائے اور غسل کرتے وقت بھی ان سورتوں کو خیال سے پڑھتا رہے اور تصور کرے کہ تمام شیطانی اثرات پانی کے ساتھ ڈھل رہے ہیں (حکیم طارق محمود چغتائی)